SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, May 28, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament) House), Islamabad, at 5.30 of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۗ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ
وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ
بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ
وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ
مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ۖ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ
بِالْأَبْصَارِ ﴿٤٣﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً
لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿٤٤﴾

سورہ النور (۲۴)

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, May 28, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at 5.30 of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ۗ وَاللَّهُ
عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٤١﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ
وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ
بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ
وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ
مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَنْ مَنْ يَشَاءُ ۖ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ
بِالْأَبْصَارِ ﴿٤٣﴾ يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً
لِأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿٤٤﴾

سورہ النور (٢٤)

ترجمہ :۔ شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو بے حد مہربان اور رحم کرنیوالا ہے
کیا تجھ کو معلوم نہیں ہوا کہ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب کچھ آسمانوں میں اور زمین میں
ہیں اور پرند جو پر پھیلائے ہوئے ہیں سب کو اپنی اپنی دعا اور اپنی تسبیح معلوم ہے
اور اللہ تعالے کو ان لوگوں کے سب افعال کا پورا علم ہے اور اللہ ہی کی حکومت ہے
آسمانوں اور زمین میں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے کیا تجھ کو یہ بات معلوم نہیں
کہ اللہ تعالےٰ بادل کو چلتا کرتا ہے پھر اس بادل کو باہم ملا دیتا ہے پھر اس کو تہ بتہ
کرتا ہے پھر تو بارش کو دیکھتا ہے کہ اس کے بیچ میں سے نکلتی ہے اور اسی بادل سے
یعنی اس کے بڑے بڑے حصوں میں سے اولے برساتا ہے پھر ان کو جس پر چاہتا
ہے گراتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اس کو ہٹا دیتا ہے اس بادل کی بجلی کی چمک
کی یہ حالت ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اس نے بینائی لی اللہ تعالےٰ رات
اور دن کو بدلتا رہتا ہے اس میں اہل دانش کے لیے استدلال ہے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : جزاک اللہ۔ رخصت کی درخواستیں۔

جناب اختر نواز خان صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۱۸ تا ۲۸ مئی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اسلیے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب ڈاکٹر بشارت الہٰی ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۲۴ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لیے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : سینیٹر بشیر احمد اجلاس میں ۲۴ اور ۲۵ مئی کو ذاتی مصروفیات کی بنا پر شرکت نہیں کر سکے۔ اس لیے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین :۔ جناب سید عباس شاہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۲۴ ، اور ۲۵ مئی کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکے اسلئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : اسکے بعد We take up the adjournment motions.

Prof. Khurshid on a point of order.

POINT OF ORDER RE: LEGITIMACY OF THE SENATE AS QUESTIONED BY MRS. NUSSRAT BHUTTO IN A STATEMENT

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! ایڈجرنمنٹ موشن سے پہلے دراصل پریولیج موشن آنی چاہیئے اور میں نے نہایت اہم مسئلے سے اوپر پریولیج موشن move کی ہے آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ کل محترمہ نصرت بھٹو صاحبہ نے ایک بیان کے اندر یہ بات کہی ہے کہ یہ سینیٹ Un-Constitutional ہے Constitutional sanction نہیں رکھتا اسکے ممبر legitimate نہیں ہیں اور ان افراد کو resign کرنا چاہیئے ۔

جناب والا ! آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ اس سے پہلے ایوان میں گفتگو ہوئی ہے اور وزیر عدل وانصاف نے اس بات کی assurance دی تھی اس solemn House کے اندر، کہ legitimacy of the Senate جو ہے اس کے بارے میں گورنمنٹ کی پالیسی بالکل یہ ہے کہ وہ اسکو question نہیں کرتی اور یہ ہاؤس ہماری نگاہ میں دستور، قانون کے بالکل مطابق ہے اس کے علاوہ جناب جو بات کہی گئی ہے وہ اس پہلو سے بھی بڑی قابل اعتراض ہے کہ جس ۳،۷ کے آئین کا سہارا لیا جا رہا ہے اگر فی الحقیقت یہی زبان یہی انداز اور یہی اسلوب اختیار کرنا ہے دلائل کا، تو جناب والا ! آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جس اسمبلی نے وہ دستور بنایا تھا وہ اسمبلی پاکستان کا دستور بنانے کے لیے نہیں بنائی گئی تھی وہ متحدہ پاکستان کی اسمبلی تھی بات پھر بہت دور تک پہنچے گی آپ کے علم میں یہ بات بھی

[Prof. Khurshid Ahmed]

ہے کہ party-less بنیاد پر الیکشن میں حصّہ لینے کے لیے محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے یہ
بات کہی تھی کہ انتخابات ۱۹۸۸ء میں خواہ وہ جماعتی ہوں یا غیر جماعتی بنیاد پر ہوں ہم لازماً حصّہ
لیں گے۔ تو کیسے legitimacy باقی نہیں رہتی۔ اس کے بعد ان بودے اور سستے دلائل
کے اوپر بار بار سینیٹ پر جو حملے کئے جا رہے ہیں یہ سینیٹ کے پریولیج کے خلاف ہے بالکل،...

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب! آپ کی یہ تحریک ہمیں دفتر میں ملی ہے۔

But we have not been able to examine it so far. Today I don't think we will have time to take up this privilege motion because we have another motion in hand which will take some time, and today I would like to finish that business. So, you can see me in my Chamber on this question. We can discuss this in the Chamber because we have not yet had the opportunity to examine it and we can't take it up before examining it.

Mr. Muhammad Ali Khan: Point of order, Sir. Mr. Chairman, if you defer this it will lose its importance. So, I personally I feel that if you give about five minutes for discussion.

Mr. Chairman: I don't think it will be possible today Muhammad Ali Sahib. We will take it up in its course. We first have to examine it from the point of view of admissibility in the office and then we will take it up.

Mr. Muhammad Ali Khan: Right, Sir.

Mr. Chairman: So, today we don't have the time for this.

پروفیسر خورشید احمد: آپ کی difficulty کو ہم محسوس کرتے ہیں اور ہم ہمیشہ
cooperate کرتے رہے ہیں لیکن چونکہ ہمیں یہ خطرہ ہے کہ آج یہ سیشن prorogue
نہ ہو جائے اور بدقسمتی سے آج ہی کے اخبارات میں یہ چیز آئی ہے اور اس نے دوبارہ، اس لڑائی کو
جو بڑے خوبصورت انداز میں وزیر عدل کے اعلان کے بعد ختم ہو گئی تھی اور ہم نے کہا تھا کہ اسی
spirit سے ہم تعاون کرتے ہیں کوئی بات نہیں ہے، ایک بار پھر اس لڑائی کو شروع کر دیا
گیا ہے ان لوگوں کو سمجھنا چاہیئے کوئی حد ہوتی ہے سیاسی معاملات کی ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Chairman: We will take it up according to the rules.

پروفیسر خورشید احمد : بہرحال ہم اپنا احتجاج protest جو ہے وہ ریکارڈ کرانا چاہتے ہیں اور حکومت کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنا رویہ بدلے اس معاملے کے اندر اور جو understanding ہوئی ہے اس کو باقی رکھنا دونوں جانب سے بڑا ضروری ہے ۔

جناب شاد محمد خان : جناب چیئرمین ! میں نے بھی ایک تحریک دی ہوئی تھی وہ ابھی تک نہیں آئی ۔

جناب چیئرمین : اسی مسئلے پہ ؟

جناب شاد محمد خان : نہیں جی وہ علیحدہ ہے ۔

جناب چیئرمین : دفتر میں under process ہو گی ۔ اور اگر مجھے دفتر میں مل لیں تو . . . .

جناب شاد محمد خان : ٹھیک ہے جناب ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب چیئرمین ! آپ کے توسط سے میں یہ بات عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ پروفیسر خورشید صاحب نے جو motion move ہے پورے ہاؤس کی آواز ان کے ساتھ ہے ۔ I will second it.

Mr. Chairman: When we take it up we will consider this in depth.

ADJOURMENT MOTIONS

Mr. Chairman: Adjournment motion No. 26 by Prof. Khurshid Ahmed.

(i) RE: PURCHASE OF A BOOK WRITTEN BY MOHTARMA BENAZIR BHUTTO

پروفیسر خورشید احمد : بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب چیئرمین ! ایک اخباری اطلاع کے مطابق ، اور میں اضافہ کر رہا ہوں کہ اب اخبارات میں اس اصل خط کی فوٹوسٹیٹ کاپی بھی شائع ہو چکی ہے ، وزارت صنعت نے پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن کی ڈیڑھ سال پرانی کتاب "Benazir, the way out" خریدنے کے لیے سرکاری کارپوریشنوں کو ہدایت کی ہے ، اس بات سے علی الرغم کہ سرکاری خزانہ خالی ہونے کی صبح و شام دہائی دی جا رہی ہے سرکاری خزانے

[Prof. Khurshid Ahmed]

کو استعمال کیا جا رہا ہے ایک ایسی سیاسی کتاب کی خرید کے لیے اور دس کارپوریشنوں کو ایک ہزار کتاب خریدنے کے لیے کہا گیا ہے، تقریباً ڈیڑھ لاکھ سے زاید رقم جس پر خرچ ہو گی وزارت صنعت کے علاوہ دوسرے محکموں کو بھی اس کی خریداری کے لیے کہا جا رہا ہے۔ اس لیے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی معمولی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری مسئلے پر سینیٹ میں بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین: ۔ اس میں پروفیسر صاحب ہمیں ایک خط موصول ہوا ہے from the Ministry of Commerce کہ جو متعلقہ وزیر ہیں وہ وزیر اعظم کے ساتھ ترکی اور ایران تشریف لے گئے ہیں اور انہوں نے درخواست کی ہے کہ اس کو مؤخر کیا جائے۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو ۔ ۔ ۔

پروفیسر خورشید احمد: ۔ اگر اس کو اجلاس کے prorogue ہونے کی وجہ سے ختم نہ کیا جائے alive رکھا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ ہم موقع دیں گے کہ وہ آئیں۔

جناب چیئرمین: ۔ ویسے پتہ نہیں پریکٹس اور رولز کیا ہیں۔

I would examine that but in any case you can repeat it.

پروفیسر خورشید احمد: ۔ بات یہ ہے کہ قاعدے کے مطابق یہ lapse ہو جائے گی اس لیے کہ اس کے لیے first opportunity پر لانا ضروری ہوتا ہے لیکن آپ کو اور ایوان کو حق ہے اس بات کا It is now property of the House. اور اس پر ہم ڈسکس کر لیں گے وزیر متعلقہ کے آنے پر۔

Mr. Chairman: We will keep it pending.

پروفیسر خورشید احمد: ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

Mr. Chairman: Next adjournment motion is 29 by Prof. Khurshid Ahmed. 'Allocation of Quota for the Provinces for admission in the Islamabad Model Schools'.

(ii) RE: ALLOCATION OF QUOTA FOR THE PROVINCES FOR ADMISSION IN THE ISLAMABAD MODEL SCHOOLS

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب چیئرمین! اسلام آباد میں ماڈل سکولز یہاں کے شہریوں اور ملازمین کے بچوں کے لیے قائم کیے گئے تھے موجودہ حکومت نے ان میں ستر فیصد نشستیں ایک خاص صوبے کے افراد کے لیے مخصوص کر دی ہیں۔ جس کی وجہ سے مقررہ وقت پر لوگوں کو اپنے بچوں کے داخلے کا علم نہ ہو سکا۔ حکومت کی اس پالیسی سے اسلام آباد میں پائی جانے والی بے چینی کے پیش نظر سینیٹ کی معمول کی کارروائی روک کر اس مسئلے پر فی الفور بحث کی جائے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed ?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Opposed.

Mr. Chairman: Brief statement on the admissibility, Prof Khurshid Ahmed.

پروفیسر خورشید احمد: میں جناب اس وقت اس کی admissibility پر بات کروں گا۔ اسلام آباد میں دراصل پاکستان کے چاروں صوبوں کے لوگوں کا اور اسلام آباد میں رہنے والوں کا حق ہے۔ یہاں وہ پالیسی چلنی ہے جسے مرکزی حکومت طے کرے۔ جناب والا! وزیر تعلیم ہم سب کے لیے بہت محترم ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ میرے لیے تو ذاتی طور پر بیحد محترم ہیں۔ مجھے اس کالج میں پڑھنے کا موقع ملا ہے جس کے وہ پرنسپل تھے اور ذاتی شفقت اور عنایات ان کی مجھ پر ہمیشہ رہی ہیں۔ اور میں اس کا بے حد معترف ہوں۔ اور میں کبھی بھی تصور نہیں کر سکتا کہ کوئی بات میں ان کی ذات کے خلاف کروں۔ لیکن میرا قومی فرض ہے کہ جو پالیسیز اختیار کی جائیں ان پر احتساب ضرور کیا جاتے۔ جناب والا! یہ بات اسلام آباد کے تمام اخبارات میں آگئی ہے اس کے سلسلے میں جو سرکولرز ہیں وہ لائے جا چکے ہیں کہ ماڈل سکولز کے اندر ایک خاص تناسب منسٹر کے لیے ایک تناسب سیکرٹری کے لیے اس کے بعد چاروں صوبوں کے لیے اس طریقے سے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کے نتیجے کے طور پر اسلام آباد کی آبادی کو شدید مشکلات پیش آ رہی ہیں میرے پاس دس بارہ افراد ذاتی طور پر آئے جن کے بچوں کو داخلہ نہیں مل سکا۔ انہوں نے جا کر انتظامیہ سے بات چیت کی۔ انتظامیہ نے کہا ہم مجبور ہیں اس لیے کہ ہمیں instructions اوپر سے ملی ہیں کہ اس طریقے سے آپ کو داخلہ کرنا ہے جس کے نتیجے کے طور پر میرٹ کی بنیاد پر اور اس سے پہلے جو ضابطہ تھا اس کے مطابق جس طرح داخلے ہوتے تھے انہیں ختم کرنا پڑا لیسٹ

[Prof. Khurshid Ahmed]

راتوں رات بدلی گئیں اور اس سے لوگوں کو بے حد تکلیف ہوئی۔

یہ ہے مسئلہ۔ اب آپ دیکھ لیجئے کہ یہ مسئلہ مرکزی حکومت سے متعلق ہے۔ یہ مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس پر اسلام آباد کی آبادی ان کے بچوں کی آئندہ تعلیم متاثر ہوتی ہے یہاں وہ لوگ سکون اور چین کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتے اگر ان کو اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے مواقع نہ ملیں۔ یہ قومی اہمیت کا اہم مسئلہ ہے اس کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے اور جو مسائل پیدا ہوئے ہیں وہ مرکزی وزارت تعلیم کے ڈائرکیٹو کی بنا پر پیدا ہوئے ہیں۔ وہ ڈائرکیٹو جنہیں باقاعدہ حکومت کی طرف سے متعلقہ سکولوں میں پہنچایا گیا اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ فوری مسئلہ ہے یہ قومی مسئلہ ہے اور مرکزی حکومت سے متعلق ہے اس لیے اس کو ضرور آپ admit فرمائیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! دارالخلافہ کی وجہ سے یہ کہہ دینا کہ یہ ملکی مسئلہ بن چکا ہے کہ اسلام آباد کے سکولوں میں چند بچوں کو اگر داخلہ نہیں ملا ہے اور اس طریقے سے اس پر ایک general public interest matter label کر دینا قرین قیاس نہیں ہے۔ ایک بات۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ تحریک التوا حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ بچوں کے داخلوں کے لیے باقاعدہ اصول موجود ہیں رولز موجود ہیں۔ قاعدہ موجود ہے۔ پھر اس کے لیے خاص common law of administration موجود ہے جس کی بنیاد پر داخلے ہوتے ہیں پھر سب سے جو بنیادی بات ہے تو میں اس معزز ایوان کے ایک فیصلے کی طرف جو اسی قسم کے خاص مسئلے پر اٹھایا گیا تھا ایک حوالہ دینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ کا فرمانا یہ ہے کہ یہ اخباری اطلاع غلط ہے کہ کوٹے نکس کیے گئے ہیں اور اس طریقے سے کیے گئے ہیں؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جو کچھ ہو رہا ہے وہ قانون قاعدے کے تحت ہو رہا ہے اس کے لیے ریگولیٹری میکنزم موجود ہے۔ اس کے لیے ایڈمنسٹریشن موجود ہے۔

جناب چیئرمین: میکنزم تو موجود ہے۔ میں صرف حقائق کی بات کر رہا ہوں کہ کیا آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ اخبار میں جو اطلاع آئی ہے کہ ستر فیصد ریزرو ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ غلط ہے ستر فیصد والی بات مفروضے پر مبنی ہے۔

جناب چیئرمین :- زیادہ بحث کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اگر غلط ہے تو۔۔

(مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد :- صرف اتنا بتا دیں کہ صحیح بات کیا ہے۔ اگر ستر فیصد درست نہیں ہے تو ٹھیک کیا ہے۔ بتا دیں۔ ہم مان لیں گے۔۔۔۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :- اگر سننا پسند فرمائیں تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین :- اگر آپ حقائق کی صحت سے انکار کر رہے ہیں۔

that is the end of the matter, then you would not go further into the matter.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :- جی ہاں۔ دوسری میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اسی معزز ایوان کا ایک فیصلہ ہے۔ ایک تحریک التواء ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین :- فیصلہ تو اب بھی آجائے گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :- میں quote کرنا چاہتا ہوں اگر آپ مناسب سمجھیں۔

جناب چیئرمین :- جی کریں۔ فرمایئے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :- صفحہ ۸ پر تحریک التوا ہے۔ نمبر ۲، آپ ملاحظہ فرمائیں کہ یہاں پر ایک تحریک التواء پیش کی گئی کہ لڑکیوں یا عورتوں کی ہاکی ٹیم باہر بھیجی جا رہی ہے اس بنیاد پر ساری قوم اس کے بارے میں متفکر ہے ہیجان کی کیفیت پیدا ہو چکی ہے۔ لہٰذا اس کو تو آپ ملاحظہ فرمائیں کہ اس وقت کے جناب چیئرمین نے یہ فرمایا کہ آپ اگر، یہ پیراگراف third ہے اس کا,

"When we read between the lines, the text of the motion appears to indicate, and the allegation admittedly is, that the decision has hurt the feelings of "sensitive Muslims"......"

اور یہاں پر انہوں نے کہا ہے کہ اسلام آباد کی بات ہے اور اسلام آباد کے لوگوں کی پریشانی ہے اسی طریقے سے differentiate sensitive Muslims کی ایک کلاس کر دی گئی تو اسی طریقے سے اسلام آباد کا یہ مسئلہ ہے تو

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

" .....in other words not of the whole Ummah", not of the whole nation of Pakistan

بنیادی طور پر یہ ایک علاقے کا مسئلہ ہے جو کہ general public importance کھلا ہی نہیں سکتا۔ اس لحاظ سے میں عرض کروں گا کہ اسے rule out of order فرمائیں۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! محترم وزیر پارلیمانی امور نے جو دلائل دیئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ وہ اتنے irrelevant اتنے بودے ہیں کہ ہمیں شرم آتی ہے کہ انہوں نے ایوان میں ایسی باتیں کہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: مجھے شرم آتی ہے یہ باتیں آپ سے سن کر۔ آپ ایسی باتیں کرتے ہیں جو کسی قاعدے میں نہیں ہیں۔ ابھی تحریکِ استحقاق کی شکل میں آپ کو اجازت نہیں ملی۔ آپ نے تقریر جھاڑ دی ہے۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب آپ کو موقع ملے گا۔ اس وقت cross-talk نہ کریں۔

پروفیسر خورشید احمد: میں قاعدے قانون کو اچھی طرح جانتا ہوں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: کون سے قاعدے کے تحت۔۔۔۔

(مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد: جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر فی الحقیقت یہ اخباری اطلاع حقائق پر مبنی نہیں ہے تو متعلقہ وزیر کو ایوان میں وضاحت کرنی چاہیئے کہ یہ بات درست نہیں ہے، قواعد یہ ہیں۔ میں نے مطبوعہ اخباری اطلاع کی بنیاد پر اور لوگوں کی لائی ہوئی شکایات کی بنیاد پر یہ بات پیش کی۔

جناب چیئرمین: شکریہ!

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: بہرحال لوگ کیا۔۔۔ جناب چیئرمین میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بارہ آدمی دس کروڑ انسانوں کی نمائندگی کرتے ہیں کہ ان کے لیے ساری امہ کو فکر لاحق ہو گئی۔

پروفیسر خورشید احمد: امت تو ایک ملین ہے۔

Mr. Chairman: Thank you. Well, I give my ruling on this. Senator Prof. Khurshid Ahmed has given notice of an adjourn-

ment motion which seeks to discuss a news item published in the Daily Jassarat of 16th of April, 1989 according to which the quota has been fixed for various students seeking admission to Islamabad Model Schools by the Ministry of Education. According to this report 17% of the quota has been reserved for students belonging to Sind province, 40% of the quota for the Minister himself and 20% of the quota for the Secretary of the Ministry of Education.

The honourable Senator, in support of his adjournment motion, has argued that the matter is of public importance and pertains to the functions of the Federal Government. He also contends that the problems have arisen because of the directive issued by the Federal Government.

The honourable Minister of State for Parliamentary Affairs, Dr. Sher Afgan has opposed the adjournment motion. According to him, there are laid down rules and procedure for admission to Islamabad Colleges and in particular he states that the adjournment motion is based on an information which is factually incorrect.

On perusal of the newspaper report, at the end of the report it appears that according to the correspondent the Minister for Education had claimed that no quota had been fixed and that admissions would be made on the basis of the open merit.

In view of the fact that the Minister of State for Parliamentary Affairs has denied the truth of the allegation made in the newspaper and also because the newspaper itself carries a report that the Minister had denied the truth of this allegation, I find that this adjournment motion is out of order. It is accordingly ruled out of order in accordance with the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988.

Next adjournment motion is No. 36. This is regarding non-supply of material for preparation of national identity cards.

(iii) RE: NON SUPPLY OF MATERIAL FOR PREPARATION OF NATIONAL IDENTITY CARDS

پروفیسر خورشید احمد : روزنامہ "جسارت" کراچی کی ایک خبر کے مطابق گزشتہ کئی ماہ سے حیدرآباد میں شناختی کارڈوں کی تیاری میں استعمال ہونے والے سامان اور پلاسٹک کی نایابی کے باعث شناختی کارڈ بنانے کا کام بند پڑا ہے مرکزی حکومت کی عدم دلچسپی کے باعث اس علاقے کے لوگ سخت پریشانیوں کا شکار ہیں اور اس لیے میں اس فوری نوعیت کے مسئلے کو سینیٹ کے اجلاس میں زیر غور لانے کے لیے تحریک التواء پیش کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Is it being opposed ?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Opposed.

پروفیسر خورشید احمد : ۔ جہاں تک اس کی ایڈمیسیبلیٹی کا تعلق ہے جناب والا! شناختی کارڈ جاری کرنے کا کام مرکز کی ذمہ داری ہے اگر اس میں کوئی معمولی تساہل ہو جائے تو وہ ایک routine کی چیز ہو گی لیکن اگر ایک چیز persist کرے اور اس کے نتیجے کے طور پہ ایک علاقے کے لوگوں کے لیے مسائل پیدا ہوں تو میں سمجھتا ہوں جناب والا! وہ ایک قومی اہمیت کا مسئلہ بن جاتا ہے اس لیے یہ بات کہنا کہ کوئی مسئلہ قومی اہمیت کا صرف اس وقت ہوتا ہے جب وہ پورے دس کروڑ افراد کو متاثر کرے تو میرا خیال ہے کہ یہ کوئی بہت ہی معقول چیز نہیں ہے ملک کی آبادی کے کسی علاقے کو بھی، کچھ افراد کو بھی اگر کوئی مسائل درپیش ہوتے ہیں اور وہ مسائل ایسے ہیں کہ ان سے ان کی اجتماعی زندگی متاثر ہو رہی ہے ان کی سیاسی ساکھ متاثر ہو رہی ہے تو اس کو قومی اہمیت کا مسئلہ شمار کیا جائے گا۔

جناب والا! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن نے ہمیں یہ اصول دیا ہے کہ اگر ایک فرد کو ناحق مارا جائے تو یہ گویا کہ پوری انسانیت کا قتل کرنا ہے قرآن نے یہ نہیں کہا کہ صرف ایک آدمی کی جان جا رہی ہے اس لیے کوئی بات نہیں مثلاً ایک فرد کا مسئلہ نہیں۔ اگر ناحق ایک آدمی کی جان جا رہی ہے تو تو یہ گویا کہ پوری انسانیت کا قتل ہو گا۔ جناب والا! اگر کسی شہر میں فساد ہوتا ہے اور ۵، ۶ افراد خدانخواستہ مارے جاتے ہیں تو محض یہ کہہ کر کے کہ ۵، ۶ افراد متاثر ہوئے ہیں یہ نہیں کہا جاتا کہ قومی اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے آپ کو معلوم ہے کہ اسلام آباد میں رشدی کی کتاب کے سلسلے میں جلوس نکلا تھا اس میں چھ افراد شہید ہوئے تھے لیکن وہ ایک قومی مسئلہ تھا محض یہ بات کہ صرف ایک علاقے میں یہ واقعہ ہوا ہے اس لیے اسے ایک قومی مسئلہ نہ قرار دیا جائے یہ بات درست نہیں ہے اس لیے میں عرض کروں گا کہ یہ ایک قومی مسئلہ ہے اس کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے اور اس کی وجہ سے لوگوں کو شدید مشکلات پیش آ رہی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر یہاں غور ہونا چاہیئے، شکریہ!

جناب چیئرمین : ۔ شکریہ! جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : ۔ جناب چیئرمین ! پروفیسر صاحب نے یہ بجا فرمایا کہ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے قرآن کریم میں یہ چیزیں بتائی گئی ہیں لیکن میں عرض کروں گا کہ اس کی relevancy یہاں بنتی ہے یا نہیں اور وہ مجھ سے زیادہ سمجھدار ہیں کہ اس کا اس حیدر آباد شہر سے کوئی تعلق ہے شناختی کارڈ بنانے کے ضمن میں اور انہوں نے خود اپنی اس تحریک التوا میں حیدر آباد شہر کو لکھ کر اسے رد کر دیا۔ یہ ایک مقامی مسئلہ ہے یہ صوبائی مسئلہ بھی نہیں ہے حیدر آباد شہر کے رجسٹریشن آفس میں پلاسٹک اور دیگر سامان ختم ہو جاتا ہے تو اس سے کون سی قیامت ٹوٹ پڑتی ہے کونسی انسانیت قتل ہو رہی ہے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صوبائی مسئلہ بھی نہیں ضلعی انتظامی سطح پر ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں urgency اس میں نہیں ہے، پبلک جنرل انٹرسٹ اس میں نہیں ہے، پبلک امپارٹمنس نہیں ہے It, in any way, does not stand as such. اور پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ اس دن وہاں پر سامان نہیں تھا ممکن ہے ایک آدھ روز کے لیے سامان پہنچتے ہوئے رستے میں کوئی ٹائم لگ گیا ہو لیکن اب آپ پتہ کریں کہ وہاں سامان ہے یا نہیں شناختی کارڈ جاری ہو رہے ہیں، کام جاری و ساری ہے دفاتر چل رہے ہیں routine کا کام ہے ایسی کوئی صورت حال نہیں ہے حیدر آباد میں یہ ایک شہر کا مسئلہ ہے لہٰذا میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اس نوعیت کے مسئلے کو ضلع کونسل میں تو پیش ہو جانا چاہیئے یونین کونسل میں ٹاؤن کمیٹی میں یہ پیش ہونے کے قابل ہے لیکن میں استدعا کروں گا کہ یہ اس ایوان میں پیش ہونے کے قابل نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : اس وقت کوئی shortage نہیں ہے کام چل رہا ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : کوئی shortage نہیں ہے کام چل رہا ہے ۔

Mr. Chairman: Right.

Senator Prof. Khurshid Ahmed has sought leave to move an adjournment motion based on a report appearing in the Daily 'Jassarat' dated 17th April, 1989 according to which because of alleged shortage of material of plastic sheets and other materials which go into the making of National Identity Cards, the work of preparation of cards was held up in Hyderabad area. The honourable Senator in support of his adjournment motion has contended that the matter pertains to the Federal Government and is a matter of public importance because it relates to the

[Mr. Chairman]

printing of the Identity Cards which are essential for the establishment of identity of the citizens of the country.

Dr. Sher Afgan, Minister of State for Parliamentary Affairs has opposed the adjournment motion and according to him the matter is purely local problem and it is not a matter of Provincial nature. Moreover, it is not a matter of urgent nature because shortage of material takes place over a period of time and not overnight, it is not a matter which has arisen all of a sudden. He has also stated that at the moment there is no shortage of material and the production of identity cards is proceeding according to normal routine.

In view of the statement of the honourable Minister of State for Parliamentary Affairs and particularly the statement by which he has denied the truth of allegations and also the fact that this is not a matter of an urgent importance as shortage takes place over a period of time, I hold the adjournment motion out of order.

I think after this there was a pending matter. We will take up that and that was relating to daily 'Markaz' the other mover is here, Mr. Muhammad Tariq.

FURTHER DISCUSSION ON THE ADMISSIBILITY OF AN ADJOURNMENT MOTION RE: BURNING OF THE OFFICE OF THE DAILY 'MARKAZ', ISLAMABAD

جناب چیئرمین : طارق چوہدری صاحب، روزنامہ "مرکز" کے بارے میں جناب جاوید جبار صاحب نے بیان دیا تھا اور انہوں نے کہا ہے کہ تحقیقات ہو رہی ہے اس وقت تک حکومت کی کوئی ذمہ داری سامنے نہیں آئی investigation چل رہی ہے حکومت کی جو ذمہ داری ہے۔ کہ تحقیقات ہو۔ جلدی ہو جو بھی اس میں ملوث ہے اس کے خلاف کارروائی کی جائے تو اس بیان کے پیش نظر میں نے سوچا تھا کہ آپ موجود ہوں تو آپ کے بھی جو اس مسئلے میں views ہیں وہ لے لیے جائیں کہ اس کی ایڈمیسبلٹی کیسے بنتی ہے اس بیان کے پیش نظر، یہ "مرکز" کے دفتر پر جو حملہ ہوا تھا اس ضمن میں میں عرض کر رہا ہوں۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین ! ان کے بیان کی روشنی میں فیصلہ تو آپ کریں گے لیکن "مرکز" کے دفتر پر حملہ ایک تو یہ کہ "مرکز" اخبار براہِ راست ہماری پارلیمنٹ بلڈنگ سے صرف آدھے کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اسلام آباد میں واقع ہے اور اسلام آباد کے اندر ہونے والا کوئی بھی ایسا امن و امان کا مسئلہ براہِ راست مرکزی حکومت کی ذمہ داری

ہے اور اس میں سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ اسلام آباد میں ہونے والا واقعہ براہِ راست مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے دوسری چیز یہ ہے کہ اس کی اہمیت یہ ہے کہ جناب یہ اخبارات کی آزادی پر حملہ ہے کوئی اخبار آپ کے ساتھ اختلاف رائے کرے اور کوئی آرگنائزیشن ۲۵، ۳۰ آدمیوں کو اس کی سرکوبی کے لیے بھیج دے یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کی protection کرے۔

تیسری چیز یہ ہے کہ ایوان صدر اور اسلام آباد پارلیمنٹ سے صرف چند قدم کے فاصلے پر اتنا بڑا واقعہ ہوا اور کئی منٹ تک توڑ پھوڑ ہوتی رہے اور یہاں کا حساس نظام ان لوگوں کو آسانی سے بھاگ جانے دے ان کو پکڑے نہیں۔ یہیں سے دال میں کچھ کالا نظر آتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم نے فوری طور پر اس کو ایوان میں پیش کیا ہے تاکہ اس مسئلے پر بحث ہو اور ہم اس کا تدارک بھی کریں اور حکومت آئندہ کے لیے چوکس بھی ہو اور ہمیں یقین دہانی بھی کروائے کہ اس کی طرف سے دانستہ یہ سب کچھ نہیں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی فصیح اقبال صاحب آپ انفارمیشن کمیٹی کے چیئرمین ہیں لہٰذا I give you the floor to explain the position.

سید فصیح اقبال: پوائنٹ آف آرڈر۔ وزیر موصوف شاید موجود نہیں تھے اس وقت کیبنٹ میں تھے میں نے عرض کیا تھا کہ یہ فوری کارروائی کرنے کا مسئلہ ہے اس لیے کہ اگر اسلام آباد کی انتظامیہ فیل ہو چکی ہے اس میں کسی قسم کی انکوائری یا انویسٹی گیشن کی ضرورت نہیں تھی فوری طور پر لوگوں کو گرفتار کرنا چاہیے تھا انہی حالات میں کل اخبار میں آیا ہے کہ "نوائے وقت" کے دفتر میں بھی کچھ ہلڑبازی ہوئی ہے اور ان کے دفتر میں بھی انہوں نے کچھ توڑ پھوڑ کی ہے ....

جناب چیئرمین: نوائے وقت کا مسئلہ علیحدہ ہے۔

سید فصیح اقبال: اسی اسلام آباد میں۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے ....

جناب چیئرمین: یعنی جو بھی چیز اسلام آباد میں ہوتی ہے وہ ایڈجرنمنٹ موشن بن جاتی ہے۔

سید فصیح اقبال: نہیں جناب۔ اگر اسلام آباد میں اخبارات کی آزادی کا مسئلہ ہے یہ فوری اہمیت کا مسئلہ تھا اس میں ان کا یہ کہنا کہ اسلام آباد کی انتظامیہ نگہداشت کر رہی ہے اور

[Syed Faseih Iqbal]

انکوائری ہو رہی ہے اس میں ان کو فوری طور پر حرکت میں آنا چاہیئے تھا جس طرح کوئٹہ میں ایک واقعہ ہوا تھا شام تک ان لوگوں کو پولیس نے پکڑ لیا تھا جن لوگوں پر شک تھا اس سلسلے میں پولیس کی موجودگی میں رات کو ۲ بجے ایک گھنٹے تک توڑ پھوڑ ہوا اور یہاں کی انتظامیہ کو نہ پتہ چلے ہم نے کہا تھا کہ انتظامیہ کی مذمت کرنی چاہیئے اور وزیر موصوف کو تو اخبار کا ساتھ دینا چاہیئے نہ کہ انہوں نے انتظامیہ کی ایک بریف پڑھ دی اور کہا کہ حکومت اور پولیس نے یہ کہا ہے اور پولیس والے پہنچے یہ تو ان کا فرض ہے عام طور پر اگر کوئی واقعہ ہو جائے تو پولیس کا فرض ہے کہ on the spot پہنچے متعلقہ وزیر اگر پہنچے ہیں تو ہم ان کے بڑے مشکور ہیں لیکن یہ کہنا کہ اس کی جب انکوائری ہو گی اور جب رپورٹ آئے گی تو آپ کو پیش کی جائے گی میرا خیال تھا کہ یہ بہت بڑا اہم مسئلہ تھا اس میں ان کو یقین دہانی کرانی چاہیئے تھی فوری طور پر اس سلسلے میں حکومت کچھ اقدام کرے گی جس سے باقی اخبارات کے سلسلے میں بھی اس کا تدارک ہو ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! (مداخلت) جی میرے خیال میں کافی ہو گیا ہے بنیادی سوال کا جواب مجھے ابھی تک نہیں ملا کہ اس میں گورنمنٹ کی responsibility کیسے بنتی ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد : میں یہی تو عرض کر رہا ہوں چونکہ یہ رپورٹ ابھی تک نہیں آئی ہے بجائے اس کے کہ اس معاملے میں آپ فوری طور پر رولنگ دیں آپ حکومت سے کہیں کہ وہ اس سلسلے میں رپورٹ دیں ۔

جناب چیئرمین : ایڈجرنمنٹ موشن کی رولنگ ان کے رولز پر ہو گی اس کے علاوہ

if you want to take it up in the Committee, it is a different matter.

پروفیسر خورشید احمد : یہ تو آزادی صحافت کا معاملہ ہے اتنا آسان نہیں ہے ۔

Mr. Chairman: Thank you.

I think we have had enough debate on this. Senators Prof. Khurshid Ahmed, Maulana Sami-ul-Haq and Mr. Muhammad Tariq Chaudhary have sought leave to move an adjournment motion based on a reported attack by about 30 persons on the office of the daily 'Markaz' in Islamabad. According to the press reports the assailants who were carrying dangerous weapons raided the office of the newspaper and destroyed part of its machinery,

furniture and news-print. It has been stated in the adjournment motions that the raiders were chanting pro-PPP slogans saying that they would destroy all those who would write against PPP. In support of the adjournment motion the honourable movers have contended that the matter pertains to the responsibility of the Federal Government as the incident has taken place in Islamabad, only half a kilometer away from the Parliament House, and, therefore, calls for the interference by the Senate. It has also been argued that the matter pertains to the freedom of press which is a federal responsibility.

Mr. Javed Jabbar, Minister of State for Information and Broadcasting has opposed the adjournment motion on the ground that the Government has nothing to do with the matter and that the allegations about the assailants being supporters of a political party was incorrect. He has also said that the police investigation is in progress and every effort would be made to apprehend the culprits and bring them to trial. The honourable Minister has further said that the Government is doing whatever is possible to indeitify the assailants and to take appropriate action against them. He has also said that there was no delay in the recording of the FIR or in the progress of the investigation. The other day, the honourable Minister of Interior was here in the House and on my query he assured me that the investigation would proceed at an expeditious pace. He also informed me that he had visited the premises himself and that the Management had not complained to him against the investigation being carried out.

Under rule 75(f) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, an adjournment motion is not admissible unless it relates to a matter which is primarily the responsibility and concern of the Government or to a matter in which the Federal Government has a substantial financial interest. The Government has denied any involvement in the matter and has described the accusation as false. No nexus of the Government with the incident has been established so far. An incident of this nature requires the Government to take appropriate steps for investigation and take all measure for awarding punishment to persons responsible. These steps, according to the honourable Minister, are being taken and the Government has acknowledged its responsibility in this part of the matter. In these circumstances the adjournment motions are hit by rule 75(f) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988. I, therefore, rule the adjournment motions out of order.

[Mr. Chairman]

However, in view of the concern shown by the Chairman of the Information Committee and the fact that this incident has caused considerable public-wide apprehension, it would be appropriate for the Committee of the House on Information to look into the matter and take such action as they may deem necessary and expedient. Thank you very much.

That ends the adjournment motions. Now we proceed with the debate.

قاضی عبداللطیف : پوائنٹ آف آرڈر ۔ گزارش یہ ہے کہ آپ کی توجہ ایک مخصوص مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں اگرچہ آپ آج جس موڈ میں بیٹھے ہیں شاید اس کا حشر بھی یہی ہوگا میں ایک تحریک استحقاق تھی اور سات تحریک التواء اور بعض سات میں سے پانچ تحاریک التواء کا تعلق میزائلوں سے تھا اور جس کے ساتھ اخبارات کی کٹنگ تھی اس وقت ان کی تاریخیں سب میرے پاس موجود ہیں د، بعض ایک میں بھارتی نمائندے نے سلامتی کونسل میں دھمکی دی تھی اور ایک وہ تھی جو افغانستان کے کونسلر نے دھمکی دی تھی لیکن ان سب کو سمیٹ کر رکھ دیا گیا ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج بار بار ہم پر میزائل آ رہے ہیں اس لیے کہ ہم نے اس اہم ترین مسئلے کی طرف بھی توجہ نہیں دی اس کے متعلق تو شاید ڈاکٹر صاحب بھی یہ کہتے کہ واقعتاً اس کا تعلق سارے ملک سے ہے اور ملک کی سلامتی سے ہے اور تحریک استحقاق نئی روشنی کے متعلق تھی جس پر ہمارے جاوید جبار صاحب نے وزیر تعلیم کی جانب سے یہاں یقین دہانی کرائی تھی ۱۷ فروری کو کہ نہ تو اس سکیم کو ختم کیا جا رہا ہے اور نہ اس کو صوبوں کے حوالے کیا جا رہا ہے لہٰذا کسی کے بیروزگار ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اسی پر یہ تحریک استحقاق تھی لیکن نہ تو مجھے یہ بتلایا گیا ہے کہ کیوں مسترد کی گئی ہیں، کیوں چھوڑ دی گئی ہیں . . .

جناب چیئرمین : قاضی صاحب آپ مہربانی کر کے میرے دفتر میں مجھ سے رابطہ کریں میں اس کو دیکھ لوں گا ویسے ڈاکٹر صاحب سے پوچھ لیتے ہیں کہ میزائل کا گرنا آپ public importance مانتے ہیں یا نہیں مانتے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : مجھے اس پر اعتراض ہے کہ رول ۲۱۶ کی جو یہ خلاف ورزی فرما رہے ہیں جبکہ ایک آئیٹم ایجنڈے پر تھا اور شروع میں آنا چاہیئے تھا اگر اس کے بارے میں یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر اٹھاتے تو یہ relevant ہوتا اصل میں

Now he is causing abuse of Rule 216. He is violating this House by causing injury to Rule 216.

اب ہیں اسی میزائل کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں جب کہ یہ زخمی کر رہے ہیں قواعد کو۔

جناب چیئرمین : میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ آئندہ . . . .

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : مجھے تو اس پر sorry کہتا ہے کہ جو قانون قاعدہ اس ہاؤس کو چلانے کے لیے بنایا گیا ہے اس کا یہ قتل عام کر رہے ہیں جو بنیادی چیز ہے میزائل تو بعد کی بات ہے جو ریت پر گرا ہے جس کے ایک splinter سے کوئی آدمی زخمی نہیں ہوا کچھ نہیں ہوا شاید کوئی درخت زخمی ہو گیا ہو public importance کا ان کو پتہ ہو گا مجھے پتہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! جی آپ نے ان کا بیان سن لیا۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! ڈاکٹر صاحب کے ان ارشادات . . .

جناب محمد طارق چوہدری : پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ ہاؤس کے رولز کی وائلیشن کس طرف سے ہوئی۔

جناب چیئرمین : کسی طرف سے نہیں۔

I will check the violation. That is my responsibility.

صرف قاضی صاحب کو موقع دیا ہے کیونکہ ان کے سات ایڈجرنمنٹ موشنز نہیں آئیں۔

قاضی عبداللطیف : ڈاکٹر صاحب کے ارشادات کی روشنی میں میں اتنا ہی کہوں گا کہ ان کے پاس تو ایک ہی جواب ہے کہ نہیں، اور نہیں کے سوا تو ان کے پاس کچھ اور ہے نہیں بہرحال میں تو یہ گزارش کروں گا . . . (مداخلت)

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, I want to explain......

(Interruption)

Mr. Chairman: Dr. Sher Afgan Sahib you are only required speak when called upon to do so. This is also the rule. Please de by the rules of the House.

قاضی صاحب آپ کو کوئی شکایت ہے تو پلیز آپ مجھے چیمبر میں مل لیں۔ میں دیکھ گا کہ کیا وجہ ہوئی۔ موشنز آنے میں کیوں تاخیر ہوئی۔ وجہ یہ لگتی ہے کہ اس سیشن کے

[Mr. Chairman]

دوران دو تین اہم موشنز کافی وقت لے گئی تھیں پھر پریذیڈنٹ کے خطاب کے دوران ہم کسی موشن کو نہیں لے سکتے تھے۔

اسی لیے کچھ چیزیں التوا میں پڑ گئی ہیں، لیکن آج مجھ سے مل لیں میں آپ کو ساری چیزیں سمجھا دوں گا۔

قاضی عبداللطیف: ان میں سے کچھ انتہائی اہم تھیں، اور ملک کی سلامتی سے ان کا تعلق تھا۔

جناب چیئرمین: وہ صحیح بات ہے لیکن ان کو رولز کے مطابق ہی دیکھا جا سکتا ہے

Now we continue with the debate on the resolution under Rule 194.

Now we don't have much time today.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Point of order.

جناب چیئرمین: جی جناب، فرمایئے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جو موشن . . . .

جناب چیئرمین: آپ کو موقع ملے گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: سر! میں ایک ٹیکنیکل بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی ٹیکنیکل بات بتائیں کہ کیا ٹیکنیکل بات ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو موشن دو دن سے متواتر Orders of the Day میں لائی جا رہی ہے کیا پروفیسر صاحب کی یہی موشن ہے یا جو موشن انہوں نے اس وقت پیش کی تھی، وہی موشن ہے۔

جناب چیئرمین: دو چیزیں ہیں، ایک تو ہے قاعدہ ۱۹۴ کے تحت موشن، وہ تو وہی ہے۔ جو ریزولیوشن ہے وہ پروفیسر صاحب نے کہا تھا کہ میں تبدیل کرتا ہوں اور ریزولیوشن میں جو کہا گیا تھا کہ حکومت نے انکار کیا ہے، وہ الفاظ پھر حذف کر دیئے گئے تھے۔ اب جو موشن ہے، وہ ایک Request کی شکل میں ہے، اس کو جب موقع آئے گا تو پروفیسر صاحب پڑھ دیں گے۔

But what is the technical objection ?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ سر! اس میں ایک اور بات ہے۔

جناب چیئرمین :۔ جی فرمائیے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ ایک تو یہ بات ہے کہ اس وقت جب انہوں نے فوراً کھڑے ہو کر یہ موشن پڑھی تھی، اس کا کیا آپ کو انہوں نے substantial motion کا نوٹس دیا تھا۔

جناب چیئرمین :۔ جی، ہاؤس نے رولز سسپنڈ کئے تھے ان کو اجازت دی گئی تھی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ تو انہوں نے condone کر دیا،

جناب چیئرمین :۔ condone نہیں کیا، انہوں نے رولز suspend کر کے کہا کہ یہ موشن ہم آج لینا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ سر! اس وقت دو رولز ہاؤس نے suspend کئے تھے to bring this motion into action.

جناب چیئرمین :۔ بالکل صحیح ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ ایک ۲۲ اور دوسرا ۲۶،

جناب چیئرمین :۔ جی، آگے فرمائیے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ وہ تھے کہ اس دن پرائیویٹ ممبرز ڈے نہیں تھا۔

جناب چیئرمین :۔ جی، آج تو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ اس کو curtail کیا تاکہ یہ لایا جا سکے

جناب چیئرمین :۔ اسی لیے قاعدہ ۱۹۴ کے تحت موشن عام طور پہ پرائیویٹ ممبرز ڈے پر ہوتی ہے۔ اور پھر اپنی ٹرن پر ہوتی ہے، اپنے وقت پر ہوتی ہے۔ ایسے نہیں ہوتا کہ کوئی بھی

[Mr. Chairman]

موشن لے آئیں۔ لہٰذا ان دونوں رولز کو suspend کیا گیا تاکہ وہ موشن جو وقت سے پہلے لائی گئی تھی اور پرائیویٹ ممبرز ڈے اس دن نہیں تھا اور یہ لائی گئی تھی، یہ ایوان نے فیصلہ کیا تھا اس لیے یہ لائی گئی تھی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ۔ اس میں میری عرض یہ ہے کہ ایک substantial موشن ہے، ایک ریزولیوشن کا یہ ذکر فرما رہے ہیں۔ اس ریزولیوشن کو لانے کے لیے نوٹس درکار ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: ۔ یہ ایوان نے سب کچھ کر دیا تھا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ۔ یہ سب کچھ ایک ہی دفعہ کر لیا تھا . . .

جناب چیئرمین: ۔ ڈاکٹر صاحب، دیکھیے نا، آپ کو پتہ ہے کہ ایوان نے کیا ہے اور یہ ہو گیا ہے۔ یہ پروسیجرل میٹر ہے، ہمارے پاس وقت کم ہے، آج آپ کو پتہ ہے ایوان prorogue ہو رہا ہے

So, I would not like to involve this House unnecessarily in other matters.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ۔ سر! میں آپ کا ایک منٹ اور لوں گا۔

Mr. Chairman: O.K. I will give you one minute and no more.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ۔ Yes one minute. کہ جو ریزولیشن موو کرنے کیلئے سپیشل رولز ہیں وہ جو بنیادی Rules ہیں، کیا وہ suspend. ہوئے تھے اس وقت۔

جناب چیئرمین: ۔ کون سے رولز ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ۔ ریزولیوشن جو ہے، ۱۱۹، ۱۲۰ اس کے تحت جب رول ۲۲ اور ۲۶ کی suspension ہوئی ہاؤس نے allow کر دیا . . .

جناب چیئرمین: ۔ ابھی تو جناب ریزولیوشن موو نہیں ہوا، ابھی تو ۱۹۴ کے تحت پیش کی ہوئی موشن پر بحث ہو رہی ہے۔ ریزولیوشن تو آج موو ہو گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ ریزولیوشن انہوں نے پیش فرما دیا ہے۔

جناب چیئرمین :۔ پوائنٹ یہ ہے کہ یہ ریزولیوشن ڈیبیٹ کے end پر موو ہوگا، آپ ریزولیوشن کے رولز دیکھ لیں۔ قاعدہ ۱۹۴ کا جو سیکشن ہے وہ دیکھ لیں، اس میں لکھا ہوا ہے کہ at the end of the debate وہ موو کر سکتے ہیں۔

یہ میں قاعدہ ۱۹۴، پڑھ رہا ہوں۔ A motion that the policy or situation

or statement or any other matter be taken into consideration shall not be put to the vote of the Senate, but the Senate shall proceed to discuss such matter immediately after the mover has concluded his speech and no further question shall be put at the conclusion of the debate at the appointed hour unless a member moves a substantive motion in appropriate terms ....

وہ ابھی move کریں گے 'at the end of the debate ابھی تو وہ موو نہیں ہوئی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ substantive motion ابھی موو ہی نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین :۔ نہیں ہوئی، ابھی قاعدہ ۱۹۴ کے تحت جو موشن ہے اس پر بات ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ وہ کس پر بیان دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین :۔ جناب! میری عرض تو سنیں قاعدہ ۱۹۴ کے تحت situation discuss ہو رہی ہے۔ جب یہ situation کے اوپر discussion ختم ہو جائے گی، اس کے بعد ایک موشن آئے گی، اس موشن کو آپ oppose کرتے ہوئے جو بھی بات کہیں گے اس کو سن لیں گے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Substantial motion is known as self-contained. If that is brought under Rule 194 then it can be discussed.

جناب چیئرمین :۔ ڈاکٹر صاحب قاعدہ ۱۹۴ کے تحت پیش کردہ موشن پر صرف بحث ہو گی اس پر کوئی ووٹنگ نہیں ہوئی، اس کے بعد انہوں نے ایک موشن دی ہے جس پر ووٹنگ ہو گی قاعدہ ۱۹۴ کے تحت اب بحث ہو رہی ہے، یعنی اب جو انہوں نے ریزولیوشن دیا ہے اس پر بحث نہیں ہو رہی ہے۔ بات موشن پر ہو رہی ہے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: part of that motion which comprises of other matters.

Mr. Chairman: No, no. It is just a discussion there will be no voting on it. There can't be any voting on the motion under Rule 194 but at the end of the motion, under Rule 194 at the end of the discussion a Member can move a substantive motion and on that substantive motion a voting will take place. If you want to oppose it, you oppose it.

اس پر ووٹنگ ہو جائے گی اور فیصلہ ہو جائے گا۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Thank you very much.

جناب چیئرمین: جی جناب، I want to finish this. آج ہمارے پاس
وقت کم ہے، تو میری تجویز یہ ہے بلکہ اور کوئی طریقہ بھی نہیں ہے کہ موشن کے اوپر تقریر کے
بعد ہم گورنمنٹ کو موقع دے دیں اور اس کے بعد آپ کا ریزولیوشن جو ہے،
وہ substantive motion take up کر لیں، تا کہ ہمارا وقت پر کام ختم ہو سکے۔

Mr. Chairman: I don't have time today because we have to finish today the debate on motion under Rule 194 and you also have to go to a dinner.

تو آج وقت نہیں ہوگا۔ *(Interruption)*

Already it is quarter to seven, in fact I have to leave also the Prime Minister is coming at 7.15 p.m. I have to be at the Airport to receive her. Mr. Abbas will be taking over from me and I would like that this matter should be finished. So that we prorogue after finishing the discussion on this matter.

ایک موور بہرہ ور سعید صاحب رہ گئے تھے، بہرہ ور سعید صاحب، آج مہربانی کر کے
بہت ہی مختصر تقریر فرمائیں تو آپ کی بہت مہربانی ہوگی، اس کے بعد ہم حکومت کو موقع دے
دیں گے اور اس پر یہ conclude ہو جائے گا، موور کو تھوڑا سا وقت دیں گے

To explain any new matter and then you can put the substantive motion to vote after that.

MOTION UNDER RULE 194

بہت ہی مختصر تقریر،

اخونزادہ بہرہ ور سعید: بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم،

جناب چیئرمین! بہت افسوس کا مقام ہے کہ سینیٹ کے اس تین ہفتے کے اجلاس میں دو دفعہ سینیٹ کو تلخ مسائل زیر بحث لانے کی ضرورت پڑی - اور دونوں دفعہ مرکز نے صوبوں کو شکایت کا موقع دیا اور صوبوں کو شکایت رہی کہ ان کی خود مختاری یا ان کے حقوق میں مداخلت ہو رہی ہے -

میں اس طرف اشارہ کر رہا ہوں اور یہ عرض کر رہا ہوں کہ آئین کے بارے میں ہمارے دوست بار بار فرماتے ہیں کہ ہم آئین کا احترام کرتے ہیں - آئین کے ہر ایک لفظ کو ہم تسلیم کرتے ہیں اور اس پر عمل درآمد کرنے کی گارنٹی دیتے ہیں، لیکن جب اس عمل پر آتے ہیں تو ان کے قول اور فعل میں بڑا فرق آجاتا ہے اور تضاد پایا جاتا ہے صوبوں میں جو خود مختاری کا عمل ہے اس کو آرٹیکل ۲- اے سے لے کر Objectives Resolution تک چونکہ اسے آئین کا substantive part بنایا گیا - اور justiciable بنایا گیا ہے اس میں صوبوں کو مکمل طور پر خود مختاری کا حق دیا گیا ہے اور اس آئین میں، جس کا یہ بار بار ذکر کر رہے ہیں اور یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک مقدس گائے ہے - اس میں بھی جو Federal List & Concurrent List بنائی گئی ہے، اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ صوبوں سے متعلق ہے -

مسئلہ جو دوسرا اس وقت اٹھا ہوا ہے، وہ جناب والا! نیشنل اکنامک کونسل کے اجلاس میں ان مسائل پر اتفاق رائے نہ ہو سکنے سے پیدا ہوا ہے - جو عام طور پر ہر سال بجٹ سے پہلے اس کونسل کے اجلاس میں اتفاق رائے ہوتا ہے - یہ پہلی بار نہیں ہے بلکہ جب سے پاکستان بنا ہے، اور جب یہ پاکستان بہت بڑا تھا، ادھر والا پاکستان بھی اس پاکستان کے ساتھ شامل تھا، تو جناب والا! اس وقت بھی ایسے اختلافات پیدا ہوئے تھے مگر ہم نے یہ کوشش کی تھی کہ افہام و تفہیم سے یہ مسئلے حل ہوں - اب کی بار بھی ہمیں توقع ہے کہ مرکز نے جو سٹینڈ لیا ہوا ہے، اگر وہ اس کا حق ہے بھی، جس کو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا حق نہیں ہے، لیکن اگر اس کا حق ہے بھی تو فیڈریشن کو قائم رکھنے کے لیے، مرکز کو مضبوط رکھنے کے لیے، ان کو ایک قدم آگے جانا چاہیے اور صوبوں کو ایسی معمولی باتوں پر ناراض کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے - صوبے ہیں تو یہ فیڈریشن ہے اگر صوبے نہیں ہیں تو یہ فیڈریشن کیسے قائم رہ سکتی ہے -

جناب والا! چونکہ اب ان کے اختلافات اتنے بڑھ گئے ہیں اور اس کونسل نے جس کی حیثیت ایڈوائزری ہے آرٹیکل ۱۵۶ پارٹ II میں یہ صاف ہے کہ یہ اکانومک کونسل جو ہے اس کی

[Akhunzada Behrawar Saeed]

پوزیشن ایڈوائزری ہے۔ مگر انہوں نے جو فیصلے کئے ہیں اس کو وہ ایڈوائزری نہ سمجھتے ہوئے اس کو اب بجٹ میں شامل کرتے ہوئے اس پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بجٹ کے فیصلے بھی، اس کے لیے بھی اس آئین میں اور یہ آئین بنانے والوں نے تین چیزوں کے لیے خاص انتظام کیا ہے جس کے لیے سپیشل پروویژن کے تحت نیشنل اکانومک کونسل، دوسرا کونسل آف کامن انٹرسٹس اور تیسرا نیشنل فنانس کمیشن۔

جناب نیشنل فنانس کمیشن میں صوبوں اور مرکز میں پیسوں کی تقسیم خرچ اور آمدنی کی تقسیم، جو ان کا فنڈ ہے reserve ہے چاہے وہ پیسہ Consolidated Fund ہے چاہے وہ دوسرے فنڈ سے ہے۔ اس میں تقسیم کی جاتی ہے اور اگر ان میں کوئی ایسا فیصلہ نہ ہو تو پھر صدر کے لیے یہ لازمی ہو جاتا ہے کہ وہ کونسل آف کامن انٹرسٹ کی میٹنگ بلائے۔ اور یہ مسئلہ ان کے سامنے پیش کیا جائے۔ اگر وہ یہ فیصلہ کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے اگر نہیں تو پھر جناب والا کسی صوبے کو بھی شکایت ہو تو پھر صدر کے لیے یہ لازم ہوتا ہے کہ Joint Session بلائے۔ اور پھر اس Joint Session کو حق حاصل ہے کہ وہ پھر جو فیصلہ کرے وہ فیصلہ binding ہو۔ یہ موشن جو اس وقت قاعدہ 194 کے تحت پیش کیا گیا ہے اس کا مقصد یہی ہے کہ مرکز نے جو stand لیا ہوا ہے اور through out اس سے پہلے وہ پیپلز پروگرام کے متعلق جو کہ صوبائی خود مختاری میں مکمل طور پر مداخلت ہے ان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس پروگرام پر کسی حالت میں بھی صوبائی حدود میں عمل درآمد کرے۔ اس پر عمل درآمد کا حق صرف صوبوں کو حاصل ہے۔ اور اب یہ دوسری چیز آگئی ہے کہ یہ فنڈز تقسیم کرتے ہیں وہاں پانچ چھ ارب اپنے لیے رکھتے ہیں۔ تین تین ارب وہ پھر اسی پروگرام کو، بدنام زمانہ پروگرام کے لیے مختص کرتے ہیں اور پھر وہ کس طریقے سے تقسیم کرتے ہیں کن کے حوالے کرتے ہیں انہی کو ایلیکشن کیا ہے۔ جناب انکے حوالے کرتے ہیں جو عوام نے مسترد کیے ہیں جو کہ بدنام اور شکست خوردہ ہیں۔ مگر یہ ان کو اس لیے فنڈ ملتا ہے کہ وہ خوش ہوں اور اپنی جیبیں بھر لیں۔ عوام چاہے کچھ بھی کہے۔ جناب میری گزارش یہ ہے کہ جس طرف یہ حکومت جا رہی ہے اس کی طرف خاص اور یقینی طور پر یہ اشارہ ملتا ہے یہ authoritarian government کی طرف جا رہی ہے۔ اس کی یہ کوشش ہے کہ یہ فیڈریشن ختم ہو اور یہ سارے اختیارات وزیر اعظم صاحبہ کے پاس آ جائیں۔ یہی چیز ہے کہ ایک دفعہ پھر سینیٹ کو ختم کرتے، آٹھویں ترمیم کے مسئلہ کو اٹھائیں، اور اس طرح سے سارے

اختیارات صدر سے لے کر وزیر اعظم صاحبہ کے پاس جمع کرنے کا، اس لیے یہ مسئلہ اٹھایا ہے میری جناب اس میں گزارش یہ ہے کہ اس مسئلے کو کامن انٹرسٹیٹس کی کونسل کی میٹنگ میں حل کیا جائے اور صدر سے درخواست کی جائے کہ وہ یہ میٹنگ بلالیں۔ اگر اس میں مسئلہ حل نہ ہو تو پھر وہ جوائنٹ سیشن بلائیں جو انشاء اللہ اس کو حل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

جناب والا! میں ایک دو باتوں کی طرف آپ کی اور حکمران کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں پہلی یہ ہے کہ میرے دوست ناراض تو ہوں گے لیکن میں اس حکومت کو مبارک باد پیش کرتا ہوں وہ اس لیے کہ اس حکومت نے وہ کام چھ مہینے میں کیا جو بھارت، روس افغانستان یا کوئی دشمن ملک ۴۵ سال میں نہ کر سکا۔ اس نے آئی۔ایس۔آئی کو اتنا بدنام اور ذلیل کر دیا جس طرح ۱۹۷۱ء میں فوج کو مجبور کر کے اس سے ہتھیار ڈلوا دیئے۔

جناب چیئرمین :۔ اس کا تعلق نیشنل اکانومک کونسل سے کس طرح ہے ؟

اخونزادہ بہرہ ور سعید :۔ جناب والا! اس میں

Any issue, any statement any act ....

Mr. Chairman: No, no, you are discussing the motion under Rule 194 which is before the House.

اگر آپ کوئی الگ موشن لانا چاہتے ہیں تو اس پہ لے آئیں . . .

اخونزادہ بہرہ ور سعید :۔ اس میں تو جناب کوئی مسئلہ بھی آسکتا ہے۔

جناب چیئرمین :۔ ہاں آسکتا ہے لیکن اس وقت آئے گا جب وہ مسئلہ زیر غور آئے گا۔ اس وقت جو موشن زیر قاعدہ ۱۹۴ زیر غور ہے وہ N.E.C. کا ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید :۔ نہیں جناب میں اس پر کوئی بات نہیں کرتا۔ میں تو صرف مبارکباد دیتا ہوں جناب یہ ان کو مبارک ہو۔ لیکن ایک ان سے درخواست کروں گا کہ فوج کو کمزور کرنے کی کوشش نہ کی جائے اس فوج پہ ہمیں فخر ہے اس کے لیے ہم سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں اور دوسری مبارکباد ان کو اس پر دیتا ہوں جناب کہ جو اس دن "مرکز" اور اب جو "نوائے وقت" کے ساتھ سلوک کیا گیا ہے۔ یہی صحافت کی آزادی ہے ان کو مبارک ہو۔

جناب اس موشن پہ اپنی گزارشات کر چکا ہوں میں زیادہ کچھ نہیں کہوں گا اتنا صرف کہوں

[Akhunzada Behrawar Saeed]

گا جناب والا! کہ یہ National crisis بن گیا ہے ایک آئینی کرائسس بن گیا ہے اب صدر کیلئے اسکے ایمرجنسی پاور کے تحت بھی لازمی ہو گیا ہے کہ وہ اقدام کریں۔ میں تو یہ کہوں گا کہ یہ حکومت ناکام ہو گئی ہے اس حکومت نے اتنے غلط اقدام کیے ہیں یا خارجہ پالیسی کے تحت خاص کر افغانستان کے بارے میں جو اقدام کیے ہیں اس کی وجہ سے اس کی economic side پر اس کی failure اور provinces کے ساتھ تعلقات بھی failure اور اس کے دیگر تعلقات بھی failure یہ حکومت ناکام ہو گئی ہے۔ یہ صدر کا فرض ہے کہ اس حکومت کو dismiss کرے اس سے پہلے کہ عدم اعتماد کا موقع آجائے۔

Mr. Chairman: Mr. Minister of State for Information (Mr. Javed Jabbar) will the Law Minister be winding up this, what time would he be coming here.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, he should be here any moment.

Mr. Chairman: So, before that because it pertains to the Finance, I will give some time to the Minister of State for Finance and also the Minister for Information, but very brief, we have very little time. So, please try to be very very brief and just make the points that you want to make. Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha.

جناب احسان الحق پراچہ: جناب چیئرمین! جو تحریک اس وقت ایوان میں زیر بحث ہے وہ قومی اقتصادی کونسل سے متعلقہ تحریک ہے قومی اقتصادی کونسل آئین کے آرٹیکل ۱۵۶ کے تحت قائم ہے اور اس کی capacity وہ صرف advisory capacity ہے گزشتہ سالوں میں بھی کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ صوبوں کی طرف سے سالانہ ترقیاتی پروگرامز یا خصوصی ترقیاتی پروگرامز کی تقسیم میں اختلاف رائے رہا ہے۔ اس دفعہ بھی قومی اقتصادی کونسل میں ایجنڈے کے کچھ حصوں سے اختلاف کا اظہار کیا گیا۔ سب سے بڑی بات یہ کہ اس وقت جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنی تقریر میں قومی اقتصادی کونسل نے آئندہ سال کے بجٹ میں سالانہ ترقیاتی پروگرام اور خصوصی ترقیاتی پروگرام کے لیے جو رقم مختص کی تھی اس پر اعتراض کیا۔ پیپلز پروگرام کے تحت اس بجٹ میں اور آئندہ بجٹ میں جتنی رقم مختص کی گئی اس

پہ اعتراض اٹھایا کہ سپیشل پروگرام صوبوں میں مداخلت کے مترادف ہے ۔ لیکن اسی میٹنگ میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے مطالبہ کیا کہ ان باتوں کا جو اس وقت آئین کے مطابق فیڈرل لسٹ میں ہیں ۔ مثال کے طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے مطالبہ کیا کہ صوبوں کو اپنے اپنے صوبوں میں بینکس اور انویسٹمنٹ کمپنیز بنانے کی اجازت دی جائے ۔ صوبوں کو واپڈا بجلی کی تقسیم، بجلی کی جنریشن ٹی اینڈ ٹی جو فیڈرل لسٹ میں ہیں اور آئین کے مطابق وفاقی حکومت کے زیر اختیار ہیں ۔ ان میں بھی انہوں نے اپنا حق مانگا ۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ وفاق سپیشل پروگرام کے تحت صوبوں میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا ۔ لیکن صوبے وفاقی حکومت سے وہ حقوق بھی مانگتے ہیں جو آئین کے مطابق وفاق کے پاس ہیں ۔

اس کے علاوہ جناب چیف منسٹر نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ

Special Development Programme اور Annual Development Programme میں بتدریج صوبوں کا حصہ کم ہوتا جا رہا ہے میں ۸۰ - ۷۹ء سے onwards اعداد و شمار میں آپ کے سامنے پیش کروں گا ۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وفاق گزشتہ کئی سالوں سے جو فارمولا adopt کئے ہوئے ہے اس دفعہ بھی وفاقی حکومت نے اسی فارمولے پر عمل کرتے ہوئے Special Development Programme اور Annual Development Programme کے لیے صوبوں کے لیے رقم مختص کی ہے ۔ ۸۰ - ۷۹ میں ۸۲ء۱۲ کی ایلوکیشن صوبوں کو کی گئی ۸۱ - ۸۰ میں ۵۰ء۱۸ ' ۸۲ - ۸۱ میں ۱۹ء۴۹ ' ۸۳ - ۸۲ میں ۲۵ء۲۵ ' ۸۳ء۸۲ میں ۲۲ اور اس سال سے یعنی ۸۴ - ۸۳ سے یہ سپیشل ڈویلپمنٹ پروگرام کا طریقہ رائج کیا گیا اور وفاقی حکومت نے صوبوں کے ترقیاتی منصوبوں کیلئے ایک Special Development Programme کا نظام شروع کیا اور اس میں ۸۴ - ۸۳ میں صوبوں کا حصہ ۸۸ء۳۰ فیصد بنا ۔ ۸۵ - ۸۴ میں ۶۰ء۲۱ ' اور Special Development Programme ۲ء۱۴ ۸۶ - ۸۵ میں ۵۵ء۲۲ اور Special Development Programme ۲ء۴۶ ' ۸۷-۸۶ میں ۵۵ء۲۸ اور Special Development Programme ۲ء۶۶ ' ۸۸ - ۸۷ میں ۲۹ء۱۴ ' Special Development Programme ۲ء۴۰ ' ۸۹ - ۸۸ میں ۲۲ء۲۵ اور Special Development Programme ۷ء۱۹ ۔ تو اس لحاظ سے جو بھی ایلوکیشن، جس

[Dr. Ihsanul-Haq Piracha]

کا ذکر یہاں اجلاس میں کیا گیا کہ صوبے کا حصہ ۸۰ فیصد ہوتا تھا اور وفاق کا حصہ ۲۰ فیصد ہوتا تھا ان اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ یہی چیف منسٹر صاحب پنجاب کے یا اور دوسرے صوبوں کے جو چیف منسٹر صاحبان تھے وہ نیشنل اکنامک کونسل میں Annual Development Programme اور Special Development Programme کا جو حصہ وصول کرتے رہے تھے وہ اس حساب سے وصول کرتے رہے اور اسی فارمولے میں سے کوئی تبدیلی نہیں آئی جولائی ۸۸ء میں سابقہ صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کی صدارت میں جو اجلاس ہوا اس میں صوبائی چیف منسٹر پنجاب نے اپنا حصہ کم قبول کیا اور اسی فارمولے کے تحت اس سال بھی National Economic Council نے تمام صوبوں کے لیے جو حصے مختص کیے اسی کے مطابق یہ حصے دیئے گئے جناب چیرمین، اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کرنے کے بعد آئین کے تحت جتنے resources صوبوں میں divide ہوتے ہیں جس سابقہ فارمولے کے تحت، اس کے بعد یہ تمام جو پروگرام ہیں Annual Development Programme جو وفاقی حکومت finance کرتی ہے یہ آئینی ذمہ داریاں پوری کرنے کے بعد یہ رقوم صوبوں کے لیے مختص کی گئی ہیں۔

یہاں ہاؤس میں یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ وفاقی حکومت نے اپنی سکیموں کے لیے رقم زیادہ مختص کی۔ میں جناب کی وساطت سے اس ایوان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ وفاق جن Development سکیموں پر عمل درآمد کرتا ہے۔ ان کا بھی ڈائرکٹ فائدہ صوبوں کو ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر واپڈا پر Power generation پر Power distribution پر جتنی رقم Annual Development Programme میں رکھی گئی ہے آئندہ سال کے لیے اس کا ڈائرکٹ فائدہ صوبوں کو ہوگا تعلیم کے لیے جتنی رقم مختص کی گئی ہے اس کا فائدہ بھی ڈائرکٹ صوبوں کو ہوگا کیونکہ جو بلڈنگز جو ادارے شہروں میں یا دیہات میں بنائے جائیں گے ultimately ان کو صوبائی حکومتوں نے take over کر لینا ہے اور ان کا فائدہ بھی صوبوں کو ہونا ہے۔ اس کے علاوہ پیپلز پروگرام کے تحت، جس کے خلاف بہت واویلا اٹھایا جا رہا ہے کہ یہ صوبوں کی خود مختاری میں مداخلت ہے اس کا بھی ڈائرکٹ فائدہ صوبوں کے عوام کو ہونا ہے۔ ان دیہات میں بجلی پہنچانے یا وفاقی حکومت نے جہاں اس وقت عوام بجلی کی نعمت سے محروم ہیں ان دیہاتوں تک بجلی پہنچانی ہے یا سڑکیں بنانی ہیں جہاں اس وقت عوام سڑکوں سے محروم ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ وفاق نے جو ترقیاتی پروگرام اگلے سال وفاقی حکومت کے لیے رکھے ہیں وہ صرف وفاقی علاقے اسلام آباد میں تو نہیں

ہونے ۔ وہ سارے پاکستان میں ہونے ہیں اور اس کا فائدہ ڈائرکٹ صوبوں کو ہونا ہے ۔ اس لیے میں نہیں سمجھتا کہ وفاق نے اے ڈی پی اور Special Development Programme میں جو صوبوں میں رقم تقسیم کی ہے اس میں خدانخواستہ کسی کے ساتھ ناانصافی کی ہے ۔ یا مروجہ اصول کی خلاف ورزی کی ہے ۔ وہ اصول کے مطابق پاکستان کی وفاقی حکومت نے پیسے رکھے اور اسی کے مطابق صوبوں میں تقسیم کیے جائیں گے صوبوں کو موجودہ حکومت نے اپنے ترقیاتی پروگرام کی تکمیل کے لیے مکمل آزادی دے رکھی ہے اور Special Development Programme کے تحت جو سکیمیں وہ بنائیں گے وہ وفاقی حکومت سے سابقہ اصولوں کے مطابق سابقہ روایات کے مطابق دو کروڑ سے زاید جو پراجیکٹ ہوں گے وہ پلاننگ کمیشن سے approve کرانے ہوں گے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ وفاقی حکومت نے سابقہ روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے سابقہ فارمولے کو مدنظر رکھتے ہوئے کون سی ایسی غلط بات کی ہے جس کے لیے آج ہاؤس میں یہ تجویز پیش کی جا رہی ہے کہ جائنٹ سیشن بلایا جائے اور صدر صاحب حکومت کو برطرف کر دیں ۔ ہم نے تو آئندہ کے لیے، جو بھی صوبے اور وفاق بیٹھ کر طے کریں گے ایک لائحہ عمل Distribution کے لیے طے کریں گے کہ وسائل کی تقسیم کس طرح ہونی ہے ۔ صوبوں کا share کتنا ہونا ہے ترقیاتی کاموں کے لیے کتنی رقم درکار ہے اس کے لیے، اگر پرانا فارمولا منظور نہیں ہے تو حکومت ان کے ساتھ بیٹھ کر نیا فارمولا آئندہ کے لیے ڈسکس کرے گی یہاں Council of Common Interests کے متعلق بھی بات کی گئی ہے کہ کے متعلق بھی بات کی گئی ہے کہ Council of Common Interests کی میٹنگ بلائی جائے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان مذکورہ واقعات کے بعد اور نیشنل اکنامک کونسل کے بالکل دائرہ کار کے مطابق جو فیصلہ نیشنل اکنامک کونسل نے کیا ہے اس کے مطابق Council of Common Interests کے بلانے کا کوئی جواز پیدا ہوتا ہے ۔ Council of Common Interests بھی آئین کے تحت ایک ادارہ ہے جس کی capacity نیشنل اکنامک کونسل کی طرح محض ایک Advisory capacity ہے

ان گزارشات کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ موجودہ حکومت نے آئین کے مطابق اور قواعد کے مطابق قومی اقتصادی کونسل میں سالانہ ترقیاتی پروگرام اور سپیشل ترقیاتی پروگرام کے لیے جتنی رقم مختص کی تھی وہی آئندہ بجٹ میں reflect کی جائے گی اور وفاقی حکومت کا صوبوں کے معاملات میں مداخلت کا بالکل قطعاً کوئی ارادہ نہیں ہے اور نہ ہی وفاقی حکومت صوبوں کو یہ اجازت دے گی کہ وہ

وفاق کے subjects میں وفاق کے معاملات میں ۔۔ مداخلت کریں ۔ شکریہ !

Mr. Chairman: Mr. Javed Jabbar how much time would you take ?

Mr. Javed Jabbar: Sir, any moment now I think we will have a call for prayers.

Mr. Chairman: But I just want to know because I will allow only one more Minister after your speech and your speech should not exceed 10 minutes.

Mr. Javed Jabbar: What aboout the remaining thirty minutes ?

Mr. Chairman: You see because I am also limiting debate to the movers on the other side and I will not permit more than one Minister after you. So, you can decide between yourself whether it will be Dr. Sher Afgan or the Minister of Law. You will be permitted only ten minutes and the Minister for Law will also be permitted only 10 minutes after that. You can start now but we will, of course, adjourn for prayers. After the speeches we will take up that motion and put it to vote. I want to finish the proceedings of the House in time.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ مجھے کب موقع ملے گا جناب ۔

جناب چیئرمین :۔ میں صرف ایک وزیر کو اجازت دوں گا آپ بول لیں یا وزیر قانون بول لیں یہ آپ فیصلہ کر لیں کیونکہ میں نے صرف محرکین کو اجازت دی اور کسی کو نہیں دی تو حکومت کی جانب سے میں تین وزراء کو اجازت دوں گا ایک پراچہ صاحب بول چکے ہیں ایک جاوید جبار صاحب بولیں گے اور ایک اور وزیر کو اجازت ہوگی آپ بول لیں یا وزیر قانون بول لیں ۔کیونکہ آج ہمیں اجلاس ختم کرنا ہے آج ٹائم نہیں ہے اگر ٹائم ہوتا ڈاکٹر صاحب تو میں حسب افضلی سے زیادہ وقت دیتا لیکن آج بہت سی چیزیں ہیں مثلاً وزیر اعظم نے تشریف لانا ہے، انہوں نے کھانے پر جانا ہے، آج ہاؤس prorogue ہونا ہے تو ہم نے یہ سارے کام اسی وقت کے اندر کرنے ہیں اس لیے میں آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ یہ time limit جو ہے اس کا خیال رکھیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ تو وہ موشن کب لائیں گے ۔

جناب چیئرمین :۔ موشن کے متعلق یہ ہے کہ جونہی وزراء کی تقاریر ختم ہو جائیں گی اس کے بعد وہ قرارداد پیش ہو جائے گی اس میں آپ کو مختصر ٹائم ملے گا، پانچ منٹ سے زیادہ آپ کو نہیں ملے گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ جناب اس میں تو تیس منٹ ملنے چاہئیں۔

Mr. Chairman: No, sorry, you will not get more than five minutes to oppose the resolution then it will be put to vote.

ultimate validity House establish کیونکہ ریزولیوشن کا یہ ہوتا ہے کہ اسکی کرتا ہے وہ بحثوں کی بات نہیں ہوتی۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Technically I have to say some thing.

Mr. Chairman: I will give you five minutes.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ پانچ منٹ میں تو یہ کام نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین :۔ آپ اپنے وزیر صاحب کو کہہ دیں کہ اپنے دس منٹ میں اس کو کور کر لیں لیکن ریزولیوشن پر آپ کو پانچ منٹ کی اجازت ہوگی۔

Yes Mr. Javed Jabbar you can start.

Mr. Javed Jabbar: Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman, I object to the wording of the motion because of the extremity to which it goes. If the motion had simply sought to say that :

"This House may discuss the situation arising out of the discussions held in the National Economic Council",

I think the Government would have been quite willing to support such a motion but because it goes on to express concepts and realities which are far at variance with our perception of reality, we are constrained to point out that a political difference of opinion within a forum does not constitute a constitutional crisis. This motion seeks to create a crisis where none exists. The situation within the National Economic Council is merely a reflection of the unusual, unprecedented political situation that exists in Pakistan as a result of the elections of November, 1988.

Mr. Chairman: The House is adjourned to meet again at 7.30 P.M.

(The House then adjourned for Maghrab Prayers)

[The House re-assembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair].

Mr. Chairman: Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: I was submitting, Mr. Chairman, that the contention that there is a constitutional crisis is disputed, strongly disputed because a crisis of the Constitution can only be created when it is clear that that document which has been put together after years of efforts, thoughts and reflections and even in its present form allows no further scope for resolving an impasse in the political process. It will be seen that the Constitution even in its present form allows abundant scope within the constitutional process defined by the Constitution for issues to be raised in either House of Parliament.

Now, the reference to a Joint Sitting of Parliament is inherently untenable because of the financial nature of the economic subject discussed in the National Economic Council. By the very fact of the National Assembly being a directly elected forum the prior if not the exclusive right as defined by the Constitution to discuss any measures related to the Budget, any measures related to the adoption of Bills authorizing expenditure is an exclusive prerogative of the directly elected House of Parliament, and the present National Assembly of Pakistan is very shortly scheduled to meet. It is scheduled to take note of the Budget to be presented by the Federal Government and within the constitutional process already allowed for any difference of opinion between the majority and the minority can be debated openly, can be resolved, if necessary, or respective viewpoints can be held too if that is the outcome of the debate in the National Assembly. So, therefore, Mr. Chairman, the contention made in the motion that there is constitutional crisis is patently incorrect. In fact, the paradoxes that in the National Economic Council the Federal Government by setting an example of unrivalled financial discipline, has simply sought to request the Provinces to exercise a reciprocal constraint and discipline of wasteful expenditure because of the unfortunate practice by which the Provinces had become accustomed to receiving steadily increasing volume of assistance from the Federal Government compounded with the unusual political situation that exists in Pakistan. It was inevitable that this difference of opinion should

arise in the National Economic Council even though as an individual who was personally present in the Council, I believe that the attitude evidenced in the best part of the proceedings of the Council demonstrated a democratic process at work and if that spirit had been allowed to be maintained throughout the proceedings we could possibly even have avoided the consequence which is the cause of the present motion.

Lastly, Mr. Chairman, I will submit that I, with great respect, disagree with the kind of contentions made by the certain members while debating this motion, whether it is the charges regarding Peoples Programme that have already been adequately dealt with in a preceding debate but let me point out that vis-à-vis the relevance of the present subject. The Federal Government repeatedly invited all the four Provinces at the time when the methodology of the Peoples Programme was being formulated to give their representatiion and, unfortunately, the Government of Punjab chose not to send representatives to various meetings convened to discuss and finalize the methodology of the Peoples Programme. The contention that the Federal Government is keen to arrogate to itself various powers that belonged to the Provinces, is also a fabrication and totally at variance with the intent of this Government. Indeed, Mr. Chairman, I am constrained to submit that many of the charges hurled during the debate are most unbecoming of the Upper House of Parliament. Afterall a difference of political opinion must not be allowed to become an excuse to accuse each other of lack of patriotism. The Pakistan Peoples Party is the one party that over a span of 20 years in three General Elections has consistently advocated the supremacy of constitutional principles out of its commitment to those very values of patriotism which some Members hurled across the floor. We, in response, will not do so. We will restrain ourselves and will not question their patriotism even though there is abundant ground for us also to be justified in hurling accusations on the other side. But may I submit that even the element that this Federal Government will get away or will want to sell out the interests of a country is tantamount to a defamatory and unacceptable statement because this is a democratically elected, popular Government which remains accountable to the people of Pakistan through Parliament and throughout its five years mandate and whenever the people of Pakistan wanted to submit this Governm nt to accountability we will always remain willing to do so. Thank you.

Mr. Chairman: I am happy to inform you that as a result of your arguments and your speech the mover has informed

[Mr. Chairman]

me that they have agreed to delete the word "Constitutiona from the resolution. So, it will now read resulting in a cris between the Federal and the Provincial Governments.

Mr. Javed Jabbar: Thank you, Mr. Chairman.

Mr. Chairman: So, that shows how much regard the mover and the House has for Mr. Javed Jabbar. Dr. Sher Afgan o point of order.

جناب ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :- اس ریزولیوشن میں تبدیلی لانے کے لیے اگر کوئی پہلے یا جا چکا ہو یا کسی substantive motion میں اگر کوئی تبدیلی لانی ہو تو اس کے لیے دو طریقے یں - - - -

Mr. Chairman: Over-ruled. Over-ruled. Yes, Law Ministe please proceed and wind up in about 10 to 15 minutes we don have much time today.

Syed Iftikhar Hussain Gilani: Thank you Mr. Chairman. will not take more than five minutes. *(Interruption)*

جناب چیئرمین :- ابھی move ہی نہیں ہوئی تو آپ amendment کی بات کرتے ہیں۔

It has not even been moved.

Yes, please Law Minister.

Syed Iftikhar Hussain Gilani: Mr. Chairman, I am gratef for the time given to me. I would like to submit and I mac my submission earlier also. I again reiterate and want the recor to be corrected that in the resolution itself the word 'stil is there. When you said they are amending the resolution, thought they are going to remove this and the refusal of th Federal Government to hold a meeting of the Council of Commo Interests.

Mr. Chairman: That has also been removed as a resu of your observations. I will just read to you the resolution nov

میرا خیال ہے اگر آپ substantive motion پر جو موشن نمبر ۱۹۴ ہے یعنی main motion ہے اگر آپ کچھ نہیں کہنا چاہتے کیونکہ اب کافی کچھ کہا جا چکا ہے تو

let the resolution be moved and then, may be you can respond to that and we will have more time to discuss the resolution.

اس میں اب انہوں نے ترمیم کر دی ہے آخری یہ لفظ تھا - "Constitutional" جس پر جاوید جبار صاحب نے اعتراض کیا وہ بھی مجھے انہوں نے اطلاع دی کہ

We are willing to remove that.

Yes, Mr. Law Minister, please.

Syed Iftikhar Hussain Gilani: I have always and genuinely felt that our colleagues here regardless of our party affiliations have always been very very reasonable in matters particularly where law and the Constitution are involved and I just beg of them through you Mr. Chairman, that we must see, we must not look unwise because this House has enormous respect in the eyes of the people and we must not look a little unwise by passing a resolution which under the Constitution is not possible. For instance the ambit of both the forums are very explicitly defined in the Constitution itself and the articles must have been read by them. I would go to the extent that if there is some misunderstanding, if there are some reservations they all pertain to economic policies.

جناب چیئرمین ! - اب آپ دیکھیں انہوں نے کیا لکھا ہے The Senate requests پہلے تو آگیا crisis میں انہوں نے Constitutional نکال دیا - اب آپ دیکھیں آپ کے سارے اعتراضات I think are being met.

It says :

"The Senate requests the Federal Government to immediately call a meeting of the Council of Common Interests to consider the issues that come within its purview......."

جو بھی آتے ہیں - آپ کے اعتراضات تھے کہ یہ نہیں آسکتا وہ نہیں آسکتا - انہوں نے کہا ہے کہ جو بھی ان کی jurisdiction ہے اس کو وہ دیکھیں

"..... failing which the Senate requests the President....."

سید افتخار حسین گیلانی :- ٹھیک ہے then that means وہ تو حکم کریں۔ اس میں اتنے ریزولیوشن کی کیا ضرورت ہے جی۔

Mr. Chairman: So, I am glad that at the end of the day, we have a resolution which is being approved by consensus. So, I will move the resolution.

(Interruption)

سید افتخار حسین گیلانی :- اس میں کیا جھگڑا پڑے گا۔ اس میں ایک عرض ہے۔ time frame ختم ہے ناں۔

جناب چیئرمین :- پروفیسر صاحب اگر آپ concerning Rule 194 کچھ کہنا چاہیں گے تو

I will give you five minutes and not more than that.

پروفیسر خورشید احمد :- جناب چیئرمین! میں ایک بار پھر اس بات کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں کہ سینیٹ ایک قومی صورت حال کے لیے حل تلاش کر رہا ہے۔ ہمارے پیش نظر کسی پر فرد جرم عائد کرنا نہیں۔ دوسری بات یہ ہے جناب والا! کہ جہاں تک یہ بات کہی گئی کہ ملک میں اس معاملے میں کوئی crisis نہیں ہیں۔ یہ بات درست نہیں۔ فیڈرل حکومت اور صوبائی حکومتوں کے درمیان بڑے بنیادی مسائل پر اختلاف رائے پیدا ہوا ہے۔ Notes of dissent دیئے گئے ہیں dead-lock کی صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ وہ پوری طرح قوم کے سامنے آچکی ہے۔ حقائق کا انکار کرنا Ostrich like policy ہے کوئی حقیقت پسندانہ پالیسی نہیں ہے۔ ہم بھی پوری احتیاط اور تدبر کے ساتھ اور ہمیں توقع ہے کہ حکومت بھی کھلے دل کے ساتھ اس معاملے کو حل کرنے کا راستہ نکالے گی انکار کرنے کی روش اختیار نہیں کرے گی۔ جناب والا! وزیر مملکت برائے خزانہ نے جو یہ کہا...

جناب چیئرمین :- قاضی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ ہیں۔

قاضی عبداللطیف :- میرے پاس وہ قرارداد اردو میں نہیں پہنچی ہے۔

جناب چیئرمین : اردو میں قرارداد قاضی صاحب کو فوری طور پر فراہم کی جائے۔

پروفیسر خورشید احمد : اردو میں فوراً پہنچا دیں ورنہ اس کا ترجمہ میں خود کر دوں گا۔

جناب والا! میں یہ کہہ رہا تھا کہ وزیر مملکت خزانہ نے یہ بات فرمائی کہ اگر ماضی میں کچھ باتوں پر اتفاق رائے ہو چکا تھا تو اب دوبارہ ان کو re-open کیوں کیا گیا۔ میں ان تفاصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن ان کو یہ بات معلوم ہونی چاہیئے کہ اگر ماضی میں صوبائی خود مختاری کی حدود کا لحاظ نہیں رکھا گیا تو وہ مستقبل میں ایک غلطی کے اعادہ کے لیے جواز نہیں بن جاتا۔

دوسری بات یہ جناب والا! کہ ایک بڑا فرق واقع ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس وقت مرکزی حکومت اور دو صوبوں کی حکومتوں میں مختلف سیاسی گروپ سیاسی پارٹیاں برسراقتدار ہیں اور ان حالات میں حکومت کی ذمہ داری تھی کہ فیصلے پر پہنچنے سے پہلے مشورہ کرتی اور افہام و تفہیم کے ذریعے اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کرتی۔ لیکن یہ راستہ اختیار نہیں کیا گیا اور اسی بنا پر یہ صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ جناب والا! یہ بات کہنا کہ اس کے نتیجے میں لوگوں کو فائدہ ہو گا میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہی دلیل ہے جو مختلف انداز میں بار بار کہی جاتی ہے صوبائی حکومتیں بھی سینیٹ بھی عوام کے حقوق کی حفاظت ان کی بھلائی اور ترقی کی سکیمز کو جلد از جلد بروئے کار لانے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ کام دستور کے مطابق قانون کے مطابق صحیح طریقے سے ہونا چاہیئے۔ اور اگر آپ نے قانون کا احترام نہیں کیا۔ صحیح طریقہ اختیار نہ کیا تو مجھے ڈر ہے کہ اس کے نتیجے میں آپ حالات بگاڑ دیں گے اور جن عوام کی فلاح اور خدمت کا آپ دعویٰ کر رہے ہیں ان کو تکلیف پہنچائیں گے آپ ان کو نئے مسائل اور الجھنوں میں مبتلا کر دیں گے۔ اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ جو راستہ اختیار کیا جائے وہ قانون اخلاق اور ضابطے کے مطابق ہو۔ جمہوری روایات کے مطابق ہو۔ ایڈمنسٹریٹو نظام کے حقائق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے۔

جناب والا! یہ بات کہی گئی ہے کہ سینیٹ کے دائرہ اختیار میں مالی معاملات نہیں آتے۔

جناب والا! ہم اس سے واقف ہیں کہ فنانس بل سینیٹ کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے کہ ملک کے مالی معاملات، معاشی معاملات، مالی پالیسیز کے بارے میں سینیٹ کچھ بات کہنے کا حق نہیں رکھتا یہ بات درست نہیں۔ اس دستور میں خاص طور سے میں نے اپنی گزارشات میں دفعہ ۱۵۳ اور ۱۵۴ کا ذکر کیا تھا اور آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ اس کا مطالعہ کیا جائے گا پارٹ ۲ اور فیڈرل لسٹ کے ساتھ۔ جناب والا! پارٹ ۲ میں سب سے پہلے ریلوے ہے اس کے

[Prof. Khurshid Ahmed]

minerals, oil, natural gases, liquids and substances declared by Federal law to be dangerously inflammable.

3. **Development of industries.** Where development under Federal control is declared by Federal law to be expedient in the public interest; institutions, establishments, bodies and corporations administered or managed by the Federal Government immediately before the Commencing Day, including the Pakistan Water and Power Development Authority and the Pakistan Industrial Development Corporation; all undertakings, projects and schemes of such institutions, establishments, bodies and corporations, industries, projects and undertakings owned wholly or partially by the Federation or by a corporation set up by the Federation.

جناب والا! ADP کا میں نے quick analysis کیا ہے۔ اور اس میں جو proposed 41 billions کی allocations ہیں۔ اس میں ۲۲،۵۲ بلین وہ ہیں جن کا تعلق صرف ان items سے ہے جو فیڈرل لسٹ کے پارٹ ۲ سے متعلق ہیں۔ اور یہ پارٹ ۲ پوری پارلیمنٹ Council of Common Interests کا سینیٹ اور نیشنل اسمبلی کا jurisdiction ہے۔ اور اگر اس میں ہم پیپلز پروگرام کے جس میں تین بلین رکھے گئے ہیں نصف شامل کر لیں اور میں نے جو اندازہ کیا ہے اس کا تعلق انہی issues سے ہے تو پھر یہ بڑھ کر چوبیس بلین ہو جاتا ہے جو تقریباً باسٹھ فیصد ہے پورے ایلوکیشن کا۔ تو جناب والا! میں کوئی شاعری نہیں کر رہا ہوں۔ میں صرف اعداد و شمار اور حقائق آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ یہ دستور ہے یہ مدات ہیں جن پر سینیٹ اور نیشنل اسمبلی کا جائنٹ سیشن، Council of Common Interests کا jurisdiction ہے۔ اور ان کا تعلق اس ADP کے ۶۲ فیصد سے ہے جو ۲۴ بلین بنتا ہے پبلک سیکٹر کا۔

جناب والا! اس کے بعد میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کس چیز کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ہم یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس crisis کو حل کرنے کے لیے دستور کے تحت جو ادارہ موجود ہے Council of Common Interests کا انعقاد کیجئے۔ اور کوشش کیجئے کہ افہام و تفہیم سے معاملہ وہاں طے ہو جائے۔ اگر وہاں طے نہیں ہوتا تو پھر جائنٹ سیشن بلائیے اور اس جائنٹ سیشن میں جو دستور کے تحت ہوگا انسٹرکشنز ایشو کی جائیں یا ڈائریکشنز

دی جائیں۔ اور ڈائریکشنز کے معنی یہ ہیں کہ یہ پالیسی بتائی جائے گی کہ فلاں فلاں پراجیکٹس ہونے چاہیئں۔ ان میں یہ صوبوں کا حصہ ہے ان کے لیے ہم یہ ڈائریکٹو دیتے ہیں کہ یہ طریق کار اختیار کیا جائے۔ جناب والا! اگر آرٹیکل ۱۵۷ آپ دیکھیں تو آپ یہ پائیں گے کہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تک الیکٹریسٹی کے بارے میں جو راستہ اختیار کیا گیا ہے وہ دستور میں بتائے ہوئے طریقے کے مطابق نہیں۔ فیڈریشن کو Provinces کو in bulk الیکٹریسٹی دینی چاہیے۔ اس کے بعد ڈسٹریبیوشن ان کی ذمہ داری ہے۔ اس بنا پر میں کہوں گا کہ ہم بہت ہی معقول بات کہہ رہے ہیں۔ بڑے دھیمے انداز میں کہہ رہے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس مسئلے کا حل آپ نکالیں دستور کے اندر تلاش کریں اور وہ یہ ہے کہ

Council of Common Interests and Joint sitting

اس معاملے میں clear instructions دے اور ان ہدایات کی روشنی میں پھر ADP کو revise کیا جائے۔ بجٹ میں اس کا لحاظ رکھا جائے۔ ہم بجٹ پاس کرنے کا حق نہیں مانگ رہے۔ لیکن یہ ہمارا حق ہے کہ ان مسائل پر جو فیڈرل لسٹ کے پارٹ ۲ سے متعلق ہیں وہ پارلیمنٹ طے کرے اور ڈائریکٹوز دے اور یہی ہمارا مطالبہ ہے۔ جناب والا! اس بحث کو conclude کرتے ہوئے میں text of the substantive motion پڑھ کر سناتا ہوں۔

Mr. Chairman: Are you formally moving the motion now.

پروفیسر خورشید احمد: جی میں formally move کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman: Mr. Law Minister would you permit the moving of the motion because I felt that may be there is some thing that you can still talk with the movers.

Syed Iftikhar Hussain Gilani: Thank you Mr. Chairman, Sir. I wanted to be clear about the constitutional position whether the President can summon the joint sitting for this purpose alone because the Constitution says that if either of the parties after the meeting of the Council of Common Interests is dissatisfied with the result, i.e. any part - any Province or the Federation then they can request for the summoning of the joint sitting. I just wanted to be clear. I am no better judge than you, Sir.

Mr. Chairman: It is Article 154.

(Interruption)

سید افتخار حسین گیلانی :۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جائے
جو Constitution, کے مطابق نہ ہو۔

(Interruption)

Mr. Ahmed Mian Soomro: Point of order. I would like to point out that to some extent I support the point because sub-article(5) of Article 154 is a sort of appellate jurisdiction where the Provincial Government or the Federal Government is dis-satisfied with the decision of the Council of Commor Interests. Therefore, Prof. Sahib may delete the refe ence to sub-article(5) of Article 154 of the Constitution because that is an appellate jurisdiction.

(Interruption)

جناب چیئرمین :۔ تو اسطرح کر لیں۔

This is just a suggestion. If you put it like this:

"The Senate requests the Federal Government to immediately call a meeting of the Council of Common Interests to consider the issues that come within its pruview failing which and if so required........" the Senate requests the President to summon a joint sitting of the Parliament.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sub-article (5) would not apply Sir. It is an appellant Article.

(Pause)

جناب چیئرمین :۔ اس میں ایک اور بھی چیز دیکھیں وزیر عدل صاحب ۔۔۔

پروفیسر خورشید احمد :۔ میرے خیال سے چیئرمین صاحب کی یہ تجویز بڑی صائب
ہے کہ

"failing which and if so required."

جناب چیئرمین :۔ یعنی اگر ضرورت پڑے۔

سید افتخار حسین گیلانی :۔ جناب میں وہ نہیں کہہ رہا میری عرض صرف یہ ہے کہ

It cannot issue appropriate direction under clause (4) and (5) of Article 154.

"if so required". ہو گا "so required" جناب چیئرمین :۔ وہ

سید افتخار حسین گیلانی :۔ نہیں جناب وہ direction آیا اس میں

Can it be summoned for that purpose by the President, does he have the powers?

There is no other procedure. جناب چیئرمین :۔ کون کرے گا۔

Council for Common ' سید افتخار حسین گیلانی :۔ پروسیجر تو ہے جناب Interests meet کرتی ہے تو وہ decision لیتے ہیں۔

Any party is dis-satisfied then this proviso is kept in that case then that party can summon.

Mr. Chairman: No, no, that party cannot summon.

سید افتخار حسین گیلانی :۔ جناب یہی ہے۔

جناب چیئرمین :۔ جی summoning کا یہ ہے'

If the Federal Government......(5) یہ ہے

Syed Iftikhar Hussain Gilani: Exactly.

Mr. Chairman: If the Federal Government or Provincial Government is dis-satisfied with the decisions of the Council it may refer. Now how will the joint sitting be called.

ریفرنس تو آپ نے کر دیا۔

سید افتخار حسین گیلانی :۔ ٹھیک ہے جی پریذیڈنٹ کر لیا۔

We want to clarify it, Sir. It presupposes a meeting of a Council of Common Interests and then joint sitting in case of disagreement.

Mr. Chairman: Correct.

Syed Iftikhar Hussain Gilani: I am speaking of this Article, not talking of other provisions. This clause presupposes meeting. Now in case a meeting is not held, can Assembly be summoned under the provisions to consider these matters ?

جناب چیئرمین :۔ نہیں، نہیں وہ Council of Common Interests کے اجلاس کے لیے request کر رہے ہیں۔

سید افتخار حسین گیلانی :۔ ٹھیک ہے جی ۔

جناب چیئرمین :۔ پھر کہتے ہیں کہ "failing which" کہ supposing آپ نہیں بلاتے یا فیصلہ نہیں ہوتا۔۔۔ failing which دونوں کو cover کرے گا۔

سید افتخار حسین گیلانی :۔ اس میں تو جناب automatically ضرورت کوئی نہیں پڑے گی ۔

جناب چیئرمین :۔ اگر آپ نہیں بلاتے۔ ۔ ۔ ۔

سید افتخار حسین گیلانی :۔ نہیں بلاتے، پھر میں سمجھتا ہوں جناب کہ پھر اختیار نہیں ہوگا وہ میں عرض کر رہا ہوں۔

Mr. Sartaj Aziz: Point of order Mr. Chairman. I think the provision of sub-clause (4) Article 154 is independent of clause (5). Therefore, I suggest in the resolution - we delete the reference to (5) and leave it only under (4).

جناب چیئرمین :۔ دیکھیں، سب کلاز ۴ جو ہے

I think the Senator is correct in this matter. *Majlis-e-Shoora* (Parliament) in joint sitting may from time to time. "[So this is independent of request.]" May from time to time by resolution issue directions through the Federal Government to the Council generally or in a particularly matter to take action as the *Majlis-e-Shoora* (Parliament) may deem just and proper, So, I think that is right.

کہ یہ جو (۴) ہے It is independent of the request. یہ generally اس کی پاور ہے۔

(*Interruption*)

Mr. Ahmed Mian Soomro: But that question does not arise here.

جناب چیئرمین :۔ بس اس میں (۵) کو correct نکال دیں۔

پروفیسر خورشید احمد :۔ میں پڑھ دوں۔

جناب چیئرمین :۔ میرے خیال میں اگر آپ آپس میں اس کو طے کر لیں تاکہ اگر by consensus ہو رہا ہے تو It will be I think better.

(Interruption)

جناب چیئرمین :۔ تو Sub-Article (5) کا reference نکال دیا جائے۔

پروفیسر خورشید احمد :۔ جی ہاں Sub-Article (5) نکال دیں۔

جناب چیئرمین :۔ (4) کا رہنے دیں۔ (5) کا حوالہ نکال دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین :۔ جی ڈاکٹر صاحب

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ جناب والا! ایک رول ہے اس کو بھی سسپنڈ کرنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین :۔ اگر رولز کی کوئی دقت ہے تو رول آپ بتا دیں۔

I am sure, I will put it to the House, it will be suspended. That is not the issue at the moment.

آپ مہربانی کر کے بتا دیں Which Rule is in your way.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ ۱۳۰

جناب چیئرمین :۔ موشن بنا دیں۔ I will put it to the House.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ موشن بھی وہی بنائیں گے۔

جناب چیئرمین :۔ مہربانی کر کے آپ موشن بنا دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :۔ کیونکہ جو ریزولیوشن پاس ہو گا وہ آپ کسی اور کو نہیں بھیج سکتے آپ ڈویژن کو بھیج سکتے ہیں اس لیے یہ ریزولیوشن پاس ہو کے ڈویژن کو جائے گا۔

Prof. Khurshid Ahmed: We don't need to suspend that.

جناب چیئرمین:۔ دیکھیں ڈاکٹر صاحب، یہ جو چیپٹر ہے، جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں، رول ۱۳۰

This comes under Chapter XI which is Resolutions not mentioned in the Constitution.

یہ ان ریزولیوشنز کے بارے میں ہے اور رول ۱۹۴ کا جو پروسیجر ہے وہ تو سیدھا ہے کہ

At the end of the debate you move a resolution.

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کوئی رول راستے میں رکاوٹ ہے تو موشن دے دیں وہ سسپنڈ ہو جائے گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی:۔ اگر اس صورت حال میں دیکھیں گے تو پھر یہ ریزولیوشن جو Resolution not mentioned in the Constitution میں یہ substantive motion ہی ایسی ہے concerning with matters which you are going to put under 194. تو آپ کو اسے process. کرنا پڑے گا۔

Through all these Rules of Procedure.

جناب چیئرمین:۔ دیکھیں ڈاکٹر صاحب۔

It is a principle of procedural law that anything which is not prohibited is permissible.

تو پروسیجر کی آپ پرواہ نہ کریں you leave that to me آپ substantively کر لیں کہ آپ کیا agree کرتے ہیں۔

You leave the procedural part to me, I am responsible.

پروفیسر خورشید احمد:۔ ویسے جناب چیئرمین اس کا تعلق پاس کرنے کے بعد سے ہے پاس کرنے سے پہلے نہیں۔

Mr. Chairman: Mr. Ahmed Mian Soomro on a point of order.

Mr. Ahmed Mian Soomro: The question of the procedural rules would arise after we put the resolution and since the resolution after deletion of sub-article (5) is not opposed by the Government and they are agreeable to it, the question of suspending the relevant rules, if at all, would then apply.

جناب چیئرمین :- اس میں ایک اور چیز بھی ہے۔

Which has been brought to my notice

سومرو صاحب آپ بھی دیکھ لیں یہ ہے on page 102 of Rules of Procedure یہ special directions issue کی ہوئی ہیں Chair نے، چیپٹر ۱۱ کے بارے میں کہ رول ۱۹۴ کی موشن کو کون سی چیز نے ایپلائی کیا۔

"Certain provisions of Chapter XI to apply :-

Without prejudice to the applicability of other rules contained in the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the provisions of Rules 119 to 130 shall apply *mutatis mutandis* to a motion for consideration moved under Rule 194, hereinafter referred to as the original motion, and to a substantive motion moved in substitution of the original motion, hereinafter referred to as the substitute motion, as if such original motion were a resolution and the substitute motion were an amendment to resolution."

لہٰذا رول ۱۳۰ یہ ہے کہ

"On conclusion of the discussion the Chairman shall put the resolution or as the case may be, the resolution as amended to the vote of the House......."

تو جب discussion conclude ہو جائے گی تو

I will put it to vote.

Prof. Khurshid Ahmed: And then if passed.

Mr. Chairman: And then if that is passed.

Prof. Khurshid Ahmed: Then a copy will go to the Division.

یہ آپ ان سے بیٹھ کے طے کر لیں 'So that we have a consensus on it
آپ پانچ منٹ بے شک اس پر لگا لیں۔

So that the wording then is clear and there is no problem on that.

(Interruption)

جناب سرتاج عزیز :- ' On a point of personal explanation. ' کل رفیع بٹ صاحب کے ہاں ایک میٹنگ ہوئی جس میں سینیئر منسٹر بیگم نصرت بھٹو نے ایڈریس کیا اور ایک اردو اخبار میں خبر آئی تھی کہ باقی جو شریک ہونے والے تھے اس میں میرا نام بھی جنگ اخبار نے دیا تھا میں نے ابھی تردید جاری کی ہے کہ میں اس میں شامل نہیں ہوا ابھی مجھے معلوم ہوا ہے کہ ۹ بجے کی ٹی وی کی خبروں میں بھی میرا نام اناؤنس کیا گیا اور میں آپ کی وساطت سے یہ تردید کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس میٹنگ میں شریک نہیں ہوا۔

Mr. Chairman: I am sure the press is taking note of what you are saying. I think the Minister of State for Information should take special notice of what you have said and I am sure he will take appropriate steps.

Mr. Sartaj Aziz: Thank you.

(Pause)

Mr. Chairman: Prof. Khurshid Sahib now are you formally moving the resolution ?

پروفیسر خورشید احمد :- جی ہاں میں formally move کر رہا ہوں اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ اس میں مجھے وزیر عدل کا تعاون بھی حاصل ہے۔

Mr. Chairman: I am very happy to hear this.

Prof. Khurshid Ahmed: I beg to move the following resolution at the conclusion of the debate under Rule 194:-

"The Senate views with serious concern the deadlock between the Federal Government and positions of at least two Provincial Governments on issues of vital economic significance at the meeting of the National Economic Council on May 23, 1989, resulting in a crisis between the relations of the Federal Government and the said Provincial Government. The Senate requests the Federal Government to immediately call a meeting of the Council of Common Interests to consider the issues that come within its purview failing which and if so required the Senate requests the President of Pakistan to summon a joint sitting of the *Majlis-e-Shoora* (Parliament) issue appropriate directions under clause (4) of Article 154 of the Constitution."

It is seconded by four movers.

جناب چیئرمین :- محمد علی خان صاحب، آپ اس کی تائید کرتے ہیں جناب ابہرودر سعید صاحب، آپ تائید کرتے ہیں، جناب احمد میاں سومرو، سید فصیح اقبال، ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی، آپ سب اس کی تائید کرتے ہیں۔

(سب محرکین نے موشن کی تائید کی)

Mr. Ahmed Mian Soomro: What is the need of these words ?

جناب چیئرمین :- اگر ضرورت محسوس ہوئی تو

upposing there is no meeting at all or there is a meeting and here is again a difference of opinion and there is a request y any of the parties, then.

Mr. Ahmed Mian Soomro: And if so required what is the eed of these words.

جناب چیئرمین :- میں اسی لیے کہہ رہا ہوں۔

It may not be required at all. Suppoing

آپ کا سمجھوتہ ہو جاتا ہے ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: If it is required and some decision has been taken then Sub-Article (5) will come into play.

(Interruption)

جناب چیئرمین :۔ دیکھیں اس پر اگر consensus ہو گیا ہے تو

I would rather go with the consensus

کہ مقصد اب بڑا واضح ہے اور

Since there is a consensus it is better

کہ اسی طرح ہو جائے ۔ بہرہ ور سعید صاحب آپ بھی تائید کرتے ہیں ۔ ڈاکٹر نور جہاں صاحبہ اور فصیح اقبال صاحب آپ بھی تائید کرتے ہیں ۔

معزز اراکین: جی ہاں ۔

جناب چیئرمین :۔ کوئی موور رہ تو نہیں گیا ۔

پروفیسر خورشید احمد :۔ نہیں، موورلسٹ پانچ ہی تھے ۔

Mr. Chairman: Then I will move this resolution.

Mr. Ahmed Mian Soomro: I support the resolution also Sir.

Mr. Chairman: Mr. Ahmed Mian Soomro is also supporting the resolution. So, I will move this resolution which has been moved by Professor Khurshid Ahmed, Mr. Ahmed Mian Soomro, Mr. Muhammad Ali Khan, Mr. Behrawar Saeed, Syed Faseih Iqbal, Dr. Noor Jehan Panezai, the resolution is to the following effect:-

The Senate views with serious concern the deadlock between the Federal Government and the positions of at least two

Provincial Governments on issues of vital economic significance at the meeting of the National Economic Council on May 23, 1989, resulting in a crisis between the relations of the Federal Government and the said Provincial Governments.

"The Senate requests the Federal Government to immediately call a meeting of the Council of Common Interests to consider the issues that come within its purview failing which and if so required the Senate requests the President of Pakistan to summon a joint sitting of the *Majlis-e-Shoora* (Parliament) to issue appropriate directions under clause (4) of Article 154 of the Constitution".

(The motion was adopted unanimously)

Mr. Chairman: The resolution is passed unanimously. I think we could not have brought the session to an end on a more happier note. I would like to congratulate both sides of the House and what I would say; is; a momentous performance during this session. During this session we have discussed matters of vital national importance and the whole nation has been looking up to the Senate as to how this Upper House and this body is debating issues of national concern and trying to give a proper guidance to the country. Now, we come to the end of this session and I would like to read ....

(Interruption)

جناب چیئرمین : ۔ سرتاج عزیز صاحب آپ Resolution موو کریں۔ وقت اب ہمارے پاس نہیں ہے ۔

So, I will read the order received from the President of kistan :-

"In exercise of the powers conferred by clause (1) of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on 28th May, 1989.

Sd/-
(Ghulam Ishaq Khan)
President

The session is prorogued.

(The Senate then prorogued.)